TIGHT BINDING BOOK

احسان عشق
معہ ضمیمہ
عبدالرحمن شاطر

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222195
UNIVERSAL LIBRARY

۷۸۶

شاعری جزویست از پیغمبری

احسان عشق

محمد عبدالرحمن نشاط مدراسی

رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۳ھ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

مطبوعہ شاہ الحمیدیہ اسٹیم پریس مدراس

۱۰۰۴۰-۱۰۰۳۹ ۲
۸۹۱۵۴۳۱۶
تنقیح ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید
اللّٰھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید

الہامِ عشق

از بہرِ حبا و نشۂ ہوش ربا — ناجی را حسِ لذت و دردنما
حیوان کو ذوقِ شہوت و رنج آذی — لہفی کو ڈر بھی ساتھ مستقبل کا
دہری کو کمالِ یاس و تشویشِ فنا — آوا گوئی کو حزن و خوف کرما
فاسق کو عیشِ غفلت و فزع و دعا — قانت کو شکر و صبر و امیدِ جزا
عاشق کو وجد و حال و ارمانِ لقا — واصل کو بیخودی و مستی آنا
کامل کو قربِ فرض و تسلیم رضا — مرسل کو دو قرب اور فکر امت کا

خاتم کو قرب قرب یا آو آدنیٰ
اِنّآ اَعطَینا کی مقتضی ہے ضیا
شاطر کو گدیۂ درِ آلِ عبا

مَازَاغَ وَمَاطَغیٰ نتیجہ اوس کا
لَوْلَاكَ کا ملزوم وَمَآ اَرْسَلنَا
اعجاز الہام کیا۔ دعاے زہراؑ

حق ہمہ حق بحق کرو ادا
اعیان شند فارق مرتبہ ہا

درسنتِ حق لَن تَجِدَ تَبدِیلاً
اس نقطہ پہ ارتقا سے جبرئیل پہنچا
اندیشہ بنا براقِ گردون پیما
بروقت رسول یہ بتانے آیا
معقول ہے مرجو ہے بقا بعدِ فنا
اور ڈالی سیاست و تمدّن کی بنا
اب مرکبِ عقل تھک گیا خوب ہوا
اور اپنی خودی کو مرکزِ شر دیکھا
ہے قتلِ غلام گرچہ شَیْئًا نُکْرًا
مکشوف ہوا غلطا تو مشہود ہوا

تصدیق یہی ہے دینِ حکمۃ کی بنا
معراج و امانت کا سزاوار ہوا
دل نے حق و یقین کو جانا مانا
بےمثل۔ قوی۔ علیم ہے ایک خدا
"اَنتُم تُجزَوْنَ مَا خَلَقتُم عَبَثًا"
ڈوبا دل فکرِ مغفرت مین ڈوبا
دل حرفِ عشق پر قلم تک پہونچا
جَفَّ القَلَمْ آئینہ ہے لاحول نما
خضرؑ اور وَمَا فَعَلْتُهُ بھی ہے بجا
معقول ہے خلق اور محسوس خدا

اِشراف خاطر و کرامت سے ہوا
پایا واصل نے عیشِ سرمد آہا!

الہام عشق رمضان المبارک کی اکیسوین کا فیض ہے۔ شعر بھی اکیس ہی ہین۔
اندازہ کرو کہ باب العلم کی غلامی نے شاطر کو کہان سے کہان پہونچا دیا ہے

سباعیات

نعت

(۱) ایوب بھی یحییٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی
اللہ کا مظہر اتم ہے یعنی
سمجھو اگر اخلاق کو جرمِ فلکی
داؤدؑ و سلیمانؑ بھی ہے اور موسیٰؑ
اضداد کا جامع ہے نبیؐ امّی
مرکز محور مدار سب کچھ ہے وہی
تاریخ میں بھی ثبت ہے سیرت اُسکی

(۲) آئینۂ مریم و روحِ قدسی
نزغِ شیطان سے فطرۃً تھا جو بری
دم جس کا تھا مسیحی لمس جس کا شافی
شکلِ بشری اور خواصِ مَلکی
تھی غیرتِ سنّ رشد جس کی طفلی
شاہوں کا فخر ہے غلامی جس کی
تھا حضرتِ خاتم کا مبشّر وہ بھی

(۳) وہ ملک کا ترک جستجو وہ حق کی
بدھ پا نہ سکا حقیقتِ درویشی
وہ تاسیسِ خلافتِ ربّانی
شہوات کشی کی وہ سبق آموزی
ترکِ خواہش کہاں کہاں ترکِ خودی
وہ ترک کا ترک وہ عرب کی شاہی
الفقر اذا تمّ ھو اللہ ہے یہی

خماسیات بہ ترتیبِ مضامین حروفِ تہجی

(۱) اللہ کا ایک تو ہے مظہر پورا
جتنے ہیں کمال سب ہیں تو ہے یکتا
یعنی وحدت میں ہے تعیّن تیرا
ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ ہوا

تو جان ہے۔ ایمان ہے تیری ہی ولا

وہ جا کے حرا سے دینِ کامل لانا — وہ حکمت و فقہ کے بہانا دریا
وہ قیصر و کسریٰ کو دکھانا نیچا — کیا جانے کوئی یتیمِ اُمّی کیا تھا
جانِ عالم پہ جانِ شاطر ہے فدا

وہ ناقہ سوار نورِ حق سرتا پا — وہ چادر لال وہ عمامہ کالا
وہ لا تثریب اور وہ شکرِ خدا — ایسا فاتح کبھی کسی نے دیکھا؟
لے تیرا امین تجھے مبارک بطحا!

تھے بزم میں عاشقانِ ادیانِ شہیر — تقریر بھی شمع اور منطق گلگیر
اوروں کے اساطیر تھے کل بے تاثیر — مسلم ہی کے پاس تھی دکھا دی تصویر
بول اٹھی وہ عالم کو کرونگی تسخیر

مومن کی نظر میں آخری ہے وہ نبی — اور مظہرِ کامل ہے بقولِ صوفی
کہنا پڑا اس قدر تو دہری کو بھی — ممکن ہے کہ ارتقا کا خاتم ہو وہی
کیا شان ہے اللہ رے نبیِ اُمّی!

منقبت

مشرب مرا توحید ہے مذہب اسلام — محرم مرشد ہے اور نعمان امام
فاروقی و قادری و چشتی ہوں میں — اور خواجہ نقشبند کا بھی ہوں غلام
کردے گا وہ دل پہ نقش اللہ کا نام

دیکھا رومی کا حال و قالِ عرفان — یونانی! اب بتا کہ کیا ہے انسان

ناطق فصلِ قریب ہے یا عاشق — لے تیرا سفسطہ بھی گم صم ہے یہان
کیا صاف ہے آیتِ امانت کا بیان

مدح

۱۱ھ دارائی و قیصری و خاقانی کا — تیرے ہی سر ہے آج شاہا سہرا
گھروالون کا ذکر کیا ہین وہ تو شیدا — باہر والون کا بھی نہین ہے کھٹکا
شاہون مین ہے اقبال کا تیرے چرچا

۱۲ھ عارف تھا بڑا عجیب دل پایا تھا — ہین طرز مین اسکی خاص ادائین کیا کیا
جب تیرا دیوان پڑھا اکبر کا — آیا بے اختیار جی مین آیا
یہ ہو تو ہو خود بینئ شاطر کی دوا

متفرقات

۱۳ھ افعال کی توحید ہے دل کا ماوی — قربانی نفس ہے تقاضا جس کا
گر شر نہ ہو پھر یہ کس مرض کی ہین دوا — صبر و شکر و دعا و تسلیم و رضا
ملتی ہے کسے نجات بیدل کے سوا

رباعیات بہ التزام چہار قافیہ

حمد

۱۴ھ دنیا فانی ہے ملک و دولت فانی — اور ساری لذتین ہین اس کی آنی

ڈنارسن دے کسی کے دل کو الفت کس کی — میرے باقی ہے کون تیرا ثانی

حمد و نعت

۱۵ ممکن سے ممتنع ہے واجب کی ثنا — عقلِ اول نے ما عرفناک کہا
ادراکِ عقول سے ہے خود وہ بالا — سبّوح کا قدّوس کا پھر کیا کہنا

نعت

۱۶ بسمل سا رگِ جان کو تڑپتے پایا — جب دل سے کبھی نام محمدؐ کا لیا
پتھر کے دلوں کو بھی اوچھلتے دیکھا — ترتیل سے جب کتاب امّی کو پڑھا

۱۷ دینِ فطرت کی ہر جگہہ ہے شہرت — باقی ہے خلافت و کتاب و سنت
ہوتی جاتی ہے کم زمین کی وسعت — دنیا کو نئے نبی کی اب کیا حاجت

۱۸ اب کس لئے آئیگا کوئی پیغمبر — امّی سارے علوم کا ہے مصدر
تخمِ الفت کا قلبِ عارف ہے ثمر — نوشابہ سے چھپ سکیگا کیا اسکندر

۱۹ تفسیر ہے کُن کی ارتقا کا دفتر — سب سے اکمل ہے آخری پیغمبر
اب کیا ہو گی ضیائے انجم رہبر — مغرب کھول آنکھ یہ ہے مہرِ خاور

۲۰ اعجاز اسے کہتے ہیں کہ سب ہیں حیران — امّی لائے کتاب وہ بھی فرقان!

کیا خوب کرے زیر و زبر نظم جہان
عبد اللہ کا یتیم اللہ کی شان!

٢١
کس کے عشاق تھے زیادہ سب سے
اور سب سے بڑے ہین کارنامے کس کے
سنتے ہین کہ یورپ مین مورخ ہین بڑے
انصاف سے کوئی تو جواب اس کا دے

٢٢
دہری ہون حق پرست مشرک صوفی
ڈاکو کشورستان ہون جاہل مفتی
دنیا نے کبھی ایسی ترقی دیکھی؟
اللہ کی قدرت تھا عرب کا امی

نعت و منقبت

٢٣
یعقوب تھے مائل جمالِ محبوب
موسیٰ تھے قائلِ جلالِ محبوب
غوث الاعظم مین ہے کمالِ محبوب
لاریب ہے وہ وارثِ حالِ محبوب

٢٤
وہ افک کا واقعہ وہ زاری بے حد
وہ وحی وہ زورِ حق حمیرا کی وہ کد
ہے عصمتِ صدیقہ کی قرآن سے سند
مَا یَنْطِقُ کا ظہور ہے لا اَحْمَدْ

٢٥
زن ہو یا مرد ہے خدا کا مظہر
تکمیل طلب تھی فطرتِ نوعِ بشر
تھا نقشِ اولین پسر اور مادر
اور نقشِ آخرین پدر اور دختر

٢٦
ہے جد مرا فاروق پیمبر کا وزیر
اور میرا پیمبر ہے رسولون کا امیر

سردار سب اولیا کا ہے میرا پیر — اللہ رے مین واہ رے میری تقدیر

۲۷
ابراہیم اور انکے بیٹے پوتے — یہ بھی ہین پانچ جن کے رتبے ہین بڑے
وارث نہین گر پنجتن پاک ان کے — ابراہیمی درود کے کیا معنے

۲۸
جب بڑھ گئی حد سے مشرکون کی سختی — محبوب خداؐ نے نیت ہجرت کی
عشاق کو اظہار وفا کی سوجھی — ہمراہ خلیفہ تھا بچھونے پہ وصی

۲۹
امیؐ عرب فداہ امی وابی — دنیا ہو اور کتاب محفوظ اس کی
غزالی و ابن عربی و رومی — یہ بھی تھے کاسہ لیس شبیر امیؐ

منقبت

۳۰
ہے فاتح باب جذب ختم الخلفا — صدیقہ ہے صدیقہ بتولؓ زہرا
دونوں ہیں حبیب خاص محبوب خداؒ — ان کے گھر سے ملا جسے عشق ملا

۳۱
تو افسر اولیا ہے محبوب خداؒ — اے نور نبیؐ مقام تیرا ہے انا
ہوتا ہے ولی وہی بقول عرفا — جو کچھ ہین علیؑ مین یا نبیؐ ہیں ہو فنا

۳۲
انس و ملک و جن کا وہان ہے پھیرا — اجمیر کا دربار ہے کیا کام روا

مقناطیسِ قلوب ہے تربت کیا
مٹی میں ہے ربّ عالمین کا جلوا

۳۳
اے ہند کے پیارے ہمارے داتا
اجمیر کو جا کر کوئی دیکھے تو ذرا
سائل ترے دروازے کے ہیں شاہ و گدا
مٹ کر لاتا ہے رنگ عاشق کیا کیا

۳۴
کیوں منکرِ قلبِ ماہیت ہیں حکما
غزالی کی کیمیا ہے اعجاز نما
کچھ دور نہیں بنے اگر مس سونا
مٹی کو اس سے نور بنتے دیکھا

۳۵
وہ پاؤں کے چھالے وہ مدینہ کا سفر
اللہ کرے کہ خواب میں آئے نظر
مرہم وہ لعاب دہنِ پیغمبر
زیرِ کفِ پائے شاہ شاطر کا سر

۳۶
یہ ناز یہ فخر یہ تبخترِ شاطر
بے برگ و نوائی تو ہے تیری ظاہر
یہ زور یہ شان تجھ میں کیوں ہے آخر
کیا تیرا خداوند ہے شاہِ قادر

۳۷
دونوں پہ سیادت و ولایت کو ہے ناز
شوہر پہ ہے ہر وقت درِ مسجد باز
دونوں کی طہارت ہے سراپا اعجاز
اور بی بی تیس روز پڑھتی ہے نماز

۳۸
فرزندِ رسول جعفرِ صادق نام
ہے مرشد و استادِ مشاہیرِ کرام
اجداد بھی اولاد بھی خود بھی ہے امام
عرشِ عرفان و فقہ ہے اُس کا مقام

۵۸ھ
اے وارثِ احوالِ رسولِ اکرمؐ — محبوبِ خدا آئشہؓ حسن قدم
تاثیر و عدد مین ہین برابر باہم — پھر نام ترا کیون نہ ہو اسم اعظم

۲۰ھ
اے شیخِ رفاعی ترا ارفع ہے مقام — تو بھی ہے دلیلِ زندگیٔ اسلام
حیران ہین کیا کیا حکماے اوہام — کرتے ہین تیرے نام لیوا وہ کام

۱۴ھ
اشعار ہین حافظؒ کے سراسر الہام — ہین حضرتِ عشق کے وہ گویا پیغام
رومی کی بانسری کنھیّا کے مقام — صوفیؔ کی شراب اور جمشید کے جام

۲۲ھ
تھا ریب و ریا سے پاک جس کا ایمان — کونین کے والی یہ تھے جس کے احسان
ڈالا گیا جس کے صدر مین بستر نہان — ہے اسپہ خلافتِ پیمبر نازان

۳ھ
وہ شارحِ اولِ رموزِ عرفان — وہ کاشفِ اسرارِ حدیث و قرآن
وہ جذب وہ حال اور وہ زورِ بیان — اسلام ہے ابنِ عربی پر نازان

۲۴ھ
حکمت کی ترقی سے یہ ہوتا ہے عیان — یورپ و امریکہ و چین و جاپان
سب لائینگے تیری مثنوی پر ایمان — امّی کی کتاب جس کی ہے روحِ روان

ھ
وہ زورِ یداللّٰہی و خیبر شکنی — وہ شانِ ابوترابی و مردہ وشی

صدیق، ولیؑ شہید، ہادیؑ مہدیؑ	واللہ کہ مظہر العجائب ہے علیؑ
۴٦ جس وقت خلافت پہ مصیبت آئی	اسلام کے تھے وکیل سبطینِ نبیؐ
ملک ایک نے قربان کیا جان ایک نے دی	ہے بار امانت سے خلافت ناشی
۴۷ علامۂ مجتہد حکیم صوفی،	روشن دل و مستجاب دعوات وولی
آئینۂ صورت و دل و جانِ نبیؐ	یعنے ہادی مرا حسینؒ مہدی

منقبت و مدح

۴۸ سلطانِ علوم پالکی میں تھا سوار	شاہِ مدراس بن گیا آپ کہار
دونوں کیا تھے اسی سے ہوگا اظہار	مشتے باشد نمونۂ از خروار

مدح

۴۹ پروانہ و عندلیب و کبک و حربا	شمع و گل و نیرین کے ہیں شیدا
حیوان ہیں حسن کو بھلا جانیں کیا	آنکھوں میں حسینوں کی ہے تیرا چہرا
۵۰ بیرسٹر و عالم و حکیم و دانا	ہونگے اوصاف اور بھی انکے سوا
لیکن عشقِ نبیِ اُمّی ابجدا	اقبال کو تو نے آکے اقبال کیا

۵۵۱

کس کی مامن نہین ہے تیری سرکار ؟ — دربار نہین ہے کس پہ تیرا دربار ؟
فرقِ اقبال کیون نہ ہو تجھپہ نثار — ہے آج خلیفہ بھی تیرا منصب دار !

۵۵۲

سلطانِ علوم ظلِّ ربِّ علّام — دارائے دکن امیرِ اہلِ اسلام
مرجعِ عام و ملاذِ ہند و محبوبِ انام — شاہِ عثمان ہے ملک و ملت کا نظام

متفرقات

۵۵۳

اسلام نے شرک کو جہان سے کھویا — اب رسم کی طور پر ہے بُت کی پوجا
فارق کیا چیز ہے مین اس سوچ مین تھا — آوازِ سروش آئی کرما کرما

۵۵۴

سرِ صوفی کی جستجو ہے بیجا — زاہد پر وانگی مگس کو ہے بلا
جبری سے پوچھ اس کو کیا خاک ملا — بیدل ہی کے سر کو راس ہے یہ سودا

۵۵۵

جبرِ موصل اجل کو ہے وہ پاتا — یہہ نادمِ لذات سے ہے گھبراتا
امید اوسکی ہے روز افزون بخدا — ہر آن ہے اس کا خوف بڑھتا جاتا

۵۵۶

رسم و حد دنیا پہ بہت غور کیا — رومی و غزالی کی کتابوں کو پڑھا
دنیا کی حقیقت کو مگر پا نہ سکا — گلشن ہی نے یہہ معما کھولا

۵۷
کیا ہے جسم و خیال؟ صورت صورت
لازم غرض انکا کیا ہے؟ حرکت حرکت
محور دنیا کا کیا ہے؟ غفلت غفلت
ہے دین کا کیا مدار؟ الفت الفت

۵۸
اک بحر مین اشعار ہین دفتر دفتر
جن مین ہین کل مراتب خیر و شر
کھل جائیگا اس مثال سے سر تا سر
ہے وحدت و کثرت مین تعلق کیونکر

۵۹
ہے نفس کا ادعاے توحید غرور
یہہ بندۂ زر ہے اور وہ عابد حور
کب تھا وہ ایاز کی پرستش سے نفور
محمود اگرچہ بت شکن ہے مشہور

۶۰
کیونکر جیئین زیست ہوگئی ہے دوبھر
کیا موت کو چاہین کہ گناہون کا ہے ڈر
جینے مین قلق ہے اور مرنے مین خطر
رحمت رحمت کا ورد ہے شام و سحر

۶۱
قول و عمل و جذبہ و اخلاق و خیال
ہین حضرت عشق کے یہہ سارے اشکال
حب جان و جہان ہے گر حسن و کمال
سودا جان و جہان کا ہے قبح و زوال

۶۲
ہے فن نجوم مین برہمن کامل
کرما و تناسخ کا بھی ہے وہ قائل
اضداد کا اجتماع خود ہے باطل
تاویلات ضعیف سے کیا حاصل

۶۳
یورپ والو بہت ہراسان ہم ہین
درماندۂ حادثات دوران ہم ہین

دل دل کی جگہ نہین پریشان ہم ہین
اے چیرخ رہے یاد مسلمان ہم ہین

۲۶۵
دنیا مین ہین ہم عصمتِ مریمؑ کے گواہ
اور آپ کو بھی مانتے ہین روح اللہ
پھر کیون یورپ کی پھر گئی ہم سے نگاہ؟
عیسیٰ کہئے تو کچھ ہمارا ہے گناہ؟

۲۶۶
جیتا ہے جو مرنے کو بڈھی ہے وہ بڈھی
جینے پہ جو مرتا ہے وہی ہے دہری
مرنے کا نہ غم اُسے نہ جینے کی خوشی
مردہ بھی ہے زندہ بھی ہے شاطر صوفی

۲۶۷
محروم ہے دو جہان کی لذت سے بڈھی
دہری کو ہے دونون کی غم آمیز خوشی
زاہد کو ہے امیدِ نعیمِ ابدی
ہر حال مین مست ہے مگن ہے صوفی *

نعت و منقبت (بے التزام چہار قافیہ)

۲۶۸
میت کو زمین پہ سیر کرتے دیکھا
شیطان کو انسان سے ڈرتے دیکھا
دیکھا شق القمر زمانے مین ترے
سورج کو بھی ڈوب کر ابھرتے دیکھا

۲۶۹
ہے نزع مین باپ۔ پاس گریان دختر
دنیا ہے اسیکو اسکے مرنے کی خبر
کس شان کے بندے ہین کہ دونون خوش ہین
رحمت ہو خدا کی تا ابد دونون پر

۲۷۰
کیا ہے اسلامؑ عاشقی۔ قربانی
جس کا سہرا ہے اور سرِ ابراہیم

* رباعی نمبر ۲۶۴ صفحہ ۱۱۶ سطر ۱۲۔ ایک ٹکٹ پڑھیئے (دونون وزن)
[illegible] نمبر ۲۶۶ صفحہ ۱۱۸ [illegible]

کی ابنِ ذبیحین نے تکمیل اسکی ۔ تیرے سر کی قسم ہے اے ذبحِ عظیم

۵۰
جینے مرنے سے جس کے کچھ نفع نہین ۔ انسان ایسا کسی نے دیکھا ہے کہین
اے زندگیٔ احمدؐ ولے مرگِ حسینؑ ۔ فیضِ محی و ممیت کا ست ہو تمہین

۵۱
ہے وارثِ انبیا رسولؐ دوجہان ۔ اس کے وارث بتولؑ و شاہ مردانؓ
ہین ان کے کمالات کے وارث سبطینؓ ۔ وارث ان کا ہے شیخؒ جن و انسان

۵۲
اے عاشق و معشوقِ خدائے کونین ۔ وارث ہین ترے حال کے دو نور العین
غوث الاعظمؓ ہے فرد معشوقون ہین ۔ عشاق کے کاروان کا سالار حسینؑ

۵۳
تھے اہلِ عرب زبان پہ کیا کیا نازان ۔ کی ایک اُمی نے بندان سب کی زبان
پھر اس کے خلف نے بھی دکھایا اعجاز ۔ پھر اک عجمی سے دب گئے اہلِ لسان

۵۴
اے بوالارواح اے نبیؐ اُمی ۔ جاری ہے تیرا فیضِ جلی فیضِ خفی
تھا مسجدِ اقصیٰ مین یہ وردِ جبریلؑ ۔ تو اور ہے اے صاحبِ قرآن علیؓ

۵۵
نجران سے وفد کے راہب آئے ۔ ٹھہرائی مباہلہ کی روحؑ الحق نے
چرخِ چارم سے بولے یون روحؑ اللہ ۔ نادانو مباہلہ اور ان پانچون سے

ھ٧٦
اللہ رے فیضانِ نبیؐ اُمّی
ہے سارے تصانیف پہ وہ سایہ فگن
چھوڑا قرآن صامت اور ناطق بھی
اور تحتِ قدم اسکے ہین جتنے ہین ولی

ھ٧٧
نسلِ اسحاقؑ ہین بہت سے ہین نبی
اولاد حسینؓ ہی مین ہین جملہ امام
اسماعیل سے ہے اِک نبیؐ عربی
قطب الاقطاب ایک تو ہے حسنی

منقبت

ھ٧٨
اللہ ج کا شیر اور وصی احمدؐ کا
خیبر کی وہ فتح یہہ یمن کی تسخیر
معصومہ کا زوج مومنون کا مولا
خالدؓ کس کو نہین علیؓ پر غبطہ ؟

ھ٧٩
قدرت مین خدا کی نہین ایسا جوڑا
بی بی کو ملی ہے انبیا کی عصمت
انکی اولاد کیون نہو نورِ ہُدا
شوہر وارث شجاعت و حکمت کا

ھ٨٠
بے عیب تھا بے داغ تھا بے کینہ تھا
سینہ سے لگایا تھا نبیؐ نے جسکو
سینہ نہین نور کا وہ آئینہ تھا
سن اے نادان عمرؓ کا وہ سینہ تھا

ھ٨١
فارس والے کا جب ستارہ چمکا
ہے شاملِ اہلِ بیت اللہ ج رے وہ
دین بیضا سے بن گیا نورِ ہدا
اور مرشد امام جعفرِ صادق کا

ھ٩٨٢
آئینۂ علم و فیض مرشد میرا
ہمنام خلف بھی ہے خلیفہ بھی ہے
ہے وارث حال خامسِ آلِ عبا
تفسیر حسینی کا ورق ہے گویا

۵۵۳

اقلیمِ ہند میں ہے وہ بے ہمتا
زیبا ہے اُسے حکیمِ امت کا لقب
کشفِ اسرارِ دین پہ مامور جو تھا
بے حجتِ بالغہ نہیں یہہ دعوی

۵۵۴

ظلمات ہے جسم اور دل آبِ حیات
تپتی ہوئی ریت پر وہ دن بھر چلنا
صورت حبشی کی ہے ملائک کے صفات
اور پھر وہ احد کا ذکر اللہ رے ثبات

۵۵۵

وہ مومنِ اول اور وہ مونسِ غار
دی روح نبی نے اُسکے اخلاص کی داد
تن من دھن جس کا تھا پیمبر پہ نثار
جب اس نے کیا بتولؓ سے استعذار

۵۵۶

مقتولِ خنجرِ ستمگر ہے عمرؓ
ارضِ موعود فتح کر لی اس نے
مدفونِ روضۂ پیمبر ہے عمرؓ
شانِ ختمِ رسل کا مظہر ہے عمرؓ

۵۵۷

اللہ رے جلال اور جمالِ باہر
کہتا ہے یہی اخذ یہی احمد بھی
عقلِ ملک و جن و بشر ہے حائر
میں ہوں میں ہوں کہاں ہے عبدالقادرؓ

۵۵۸

ہے قابلِ عشق کس قدر قلبِ بشر
نادیدہ عاشقِ قرن کو دیکھو
اور ہے اس کیمیا کا کس درجہ اثر
نہ چرخ و عقولِ عشرہ بھی ہیں ششدر

۵۵۹

وہ صاحبِ قربِ خاص بسطام کا پیر
حیران ہیں ابو تراب بخشی کیا کیا
سلطانِ عشق کی وہ گویا تصویر
اللہ رے جلالِ پوستین پوش فقیر

۵۹۰

کعبہ مین وہ قرآن کا پڑھنا بے باک
رکھنا وہ لگائے دل سے نعلینِ پاک
وہ فقہ و حدیث مین خدا داد کمال
بحرین علم و عشق و یک کوزۂ خاک

۵۹۱

سرتاجِ شہور خود ہی تھا ماہِ صیام
زہرا و علیؓ بڑھا گئے اور اکرام
بست و یکم و سوم کو جن کا ہوا وصل
پیدا ہوا چوبیسوین کو اُن کا غلام

۵۹۲

وہ صوفیٔ باصفا وہ گنجہ کا حکیم
پائی تھی جس نے خضرؑ سے بھی تعلیم
میدانِ وغا مین پھونکتا ہے جب صور
کیا کیا ہیجان مین آتے ہین عظمِ رمیم

۵۹۳

ہے اس کا کارنامہ نشرِ قرآن
نورین حقوق پر ہین اسکے برہان
اے صلحِ حدیبیہ والے جنگِ تبوک
تم دونون جانتے ہو کیا تھا عثمانؓ

۵۹۴

اے وادیٔ طف کعبۂ عشق و عرفان
تجھ پر سے دل و دماغِ شاطر قربان
دونون کو کیا سے کیا بنایا تو نے
دی شعر کو جان فلسفہ کو ایمان

۵۹۵

عالم عابد کریم عادل سلطان
مرتاض ولیٔ کامل و قطبِ زمان
زیبا ہے لقب خلیفۂ پنجم کا
کس درجہ وہ سادات کا تھا مرتبہ دان

۵۹۶

قرآن کے اسرار کا ہے گنجینہ
انوارِ نبوت کا ہے وہ آئینہ
کہتے ہین اُسے مدینۂ علم کا باب
لوحِ محفوظ ہے علیؑ کا سینہ

۹۷ وہ رقص وہ وجد و حال بیتابانہ
وہ مَے کے زور اور وہ نَے کے شور
میرے خواجہ کے نعرے وہ مستانہ
اجمیر ہے یا پریم کا بُت خانہ

---

۹۸ اے مرکزِ علم و عمل و عشقِ نبیؐ
ایمان و جان و دل سمجھتے ہین تجھے
عالی ہے ترا مقام اور نام علیؓ
سارے صدیق سب شہید اور ولی

---

۹۹ خاتم ہو خلافت کا مشیت یہہ تھی
فاروق تھا فاروق تھا وہ
اس شاہ مین کس بات کی تھی ونرکی
صدیق تھا صدیق تھا صدیق علیؓ

---

۱۰۰ ہے فقر کے آسمان پہ تیری کرسی
شرماتے تھے نوریوں کو تڑپاتے تھے
ہین پائے نگل ہون بوترابؓ ادکی
وہ نیم شبی نالے وہ غزّی غیری

---

۱۰۱ جس کے ایمان کے تھے مشتاق نبیؐ
منکر سن رکھین وہ کوئی اور نہین
اسلام نے جس سے شان شوکت پائی
ہے صہرِ رسول اور دامادِ علیؓ

---

۱۰۲ کس شان سے مکہ کا دلیر آتا ہے
جبرئیلؑ نے دی خانۂ ارقم سے ندا
اسلام کی تائید کو شیر آتا ہے
دیوِ سرکش کو کرکے زیر آتا ہے

---

۱۰۳ ہمدوش نبوت ہے ولایت تیری
اللہ کے ملک پر ہے قبضہ تیرا
ہے ہمسر معجزہ کرامت تیری
ظاہر ہے ترے نام سے قدرت تیری

---

۱۰۴ قنبر آمرا فخر ہے غلامی تیری | اپنے آقا سے کر سفارش میری
کر عرض کہ شاطر رہے کبتک محروم | دیدار سے اسکے آپ جسکے ہین وصی

منقبت و مدح

۱۰۵ الفاظ کی بندش و فصاحت دیکھو | مضمون کی جدت و بلاغت دیکھو
ہے سہل ممتنع کلام اکبر | محبوب الٰہی کی کرامت دیکھو

مدح

۱۰۶ بخت اسکا منور رہے مثل خورشید | عالم مین معزز ہو بعینہٖ مثل جمشید
اس پر رہے رحمت رسول انور | اے عرش عظیم والے اے رب مجید

۱۰۷ ہمدردی ملک و ملت اسکا تہا شعار | سید مرحوم پہ ہے قوم نثار
شمع اسلام کا وہ پروانہ تہا | ہوتے اے کاش ایسے کا فرد و چار

۱۰۸ وہ جدت الفاظ و معانی کی بہار | تخئیل غریب کا وہ پھولا گلزار
وہ نظم و نثر فارسی و اردو | وہ سب سے الگ روش وہ نادر افکار

۱۰۹ رنگینی مضمون ہے کہ جنت کی بہار | اشعار روانی مین ہین سیل کہسار
الفاظ عجیب ٹھاٹھ کے ہین لیکن | گفتار ہے طوطی کی نہین صوت ہزار

۱۱۰ مدراس مین اپنا خاندان ہے ممتاز | تجھ پر ہے اسے اور نہ ہو کیونکر ناز

جبتک تو چاہے زندہ رکھے تجھے حق
ہو صحتِ جسمانی و قلبی دمساز

۱۱ھ
مسلم کو وہ دیتا ہے رجا کی تعلیم
ساتھ اس کے ہے اسرارِ قدر کی تفہیم
اللہ رے ظہورِ رحمتِ ربِّ رحیم
گنجِ غیبی ہے دستِ عثمانِ کریم

۱۲ھ
تھا بارِ امانت اور بارِ عصیان
نواب کا بھی سر پہ اٹھایا احسان
اے چرخِ خمیدہ پشت شاطر کو دیکھ
ہین اک کفِ خاک پر کئی کوہِ گران

۱۳ھ
میر و سودا و درد و داغ و مومن
نظم و شوق و امیر و شاد و محسن
ہر ایک کا رنگ ہے جدا ڈھنگ جدا
کس جوہر پہ نہین ہے نازان معدن

۱۴ھ
ہے اسکی زبان صاف شیرین پیاری
یا نہرین بہشت مین ہی جاری
اڑتے ہین جگر سے خون کے فوارے
الفاظ برنگِ نیشتر ہین کاری

۱۵
کیسی تندی ہے اور کیسی تیزی
کیسی مستی ہے اور کیسی گرمی
اعصاب مین بجلیون کو دوڑاتا ہے
کرتا ہے جگر کباب جامِ عرفی

۱۶ھ
اگلے ہین دہن سے لعل کیسے کیسے
تشبیہین نئی ہین استعارات نئے
کیا شوکتِ الفاظ ہے کیا زورِ بیان
لیکن لگتے ہین جگر پہ چرکے

۱۷ھ
دورِ حاضر مین کیون نہو لاثانی
فخرِ رازی ہے شبلیِ نعمانی

تاریخ کو فلسفہ بنا کر چھوڑا | پیدا کئے وہ دلائلِ برہانی

متفرقات

۱۱۸

دیکھو فیضِ علامیؐ آلِ عبا | کیا خلعت نور ذہن نے ہے پایا
اوہام سے پاک ہیں مضامینِ شاطر | الہام ہے القا ہے تخیل کیسا *

رباعیات بے التزام چہار قافیہ

حمد و نعت و منقبت

۱۱۹

زیبا ہے فقط ربِّ محمدؐ کو سجود | اور جدِّ حسینؑ کو مقامِ محمود
ہیں خیرِ امم ہی کے لئے اے شاطر | اسرارِ وجود اور انوارِ شہود

۱۲۰

ہے رب میرا رحمٰن حکیم اور قدیر | رحمت ہے مرا نبی شفیع اور بشیر
کہتا ہے جو لاتخف غلام اسکا ہوں | کیا ڈر ہے بشر بھی ہوں ہیں ای تقدیر

۱۲۱

ہیں شاہدِ علم و جودِ ربِّ کونین | عالم اور حضرتِ رسول الثقلینؐ
ہیں ختمِ نبوت پہ بھی شاطر دو گواہ | قرآنِ حکیم و سرِ تسلیم حسینؑ

۱۲۲

کیا ہو سکے حمد و نعتِ اللہ و نبیؐ | وہ ربِّ محمد ہے یہہ مولائے علیؑ
ہے کون علیؑ زوجِ بتولؑ اور بتولؑ | سبطینؑ کی ماں ہے جو ہیں نور و ہادی

نعت

* رباعی نمبر ۹۸ سے ۱۰۱ اور ۱۰۲ سے اخیر تک [illegible]

۱۲۳

ای رحمتِ حق ظہور تیرا جو ہوا
قائم ہوی دنیا مین اخوت کی بنا
توحید کی تہذیب کی تکمیل ہوی
تو محسنِ کل ختمِ رسل ہے بخدا

۱۲۴

امّی عرب نور کا تو ہے پتلا
وہ تیری کتاب وہ کتابی چہرا
کانون نے دماغون کو کیا اُسکا مطیع
آنکھون نے کیا دلونکو اسکا شیدا

۱۲۵

اے ذروۂ طورِ ارتقاے خلقت
آئینۂ لولاک ہے تیری سیرت
تاریخ کا فتویٰ ہے کہ تو خاتم ہے
یعنی فعلِ عبث ہے ننگِ فطرت

۱۲۶

سمجھے امّی کو سنکے قرآن شاعر
دیکھا شق القمر تو جانا ساحر
مجنون کہا شعب سے نکلے جو رسولؐ
کیا عقل کے دشمن تھے عرب کے کافر

۱۲۷

تا حشر رہے پیشِ نظر یہہ تصویر
یہہ ہے مرے خوابِ زندگی کی تعبیر
دل سجدہ کنان نیاز سے آنکھین گریان
اس حال مین قال کا ہے کیا ذکر نکیر

جواب نکیر

۱۲۸

حکمت بھی ہے سحر بھی ہے تیری تقریر
اس ذات کے عشق کی ہے کیسی تاثیر
لے نوم عروس ہو مبارک شاطر
اللہ رے تو واہ رے تیری تقدیر

۱۲۹

شاہد ہین عدو یہہ ہے ترا فضل و کمال
شاعر کا لقب ہے علم و حکمت پر دال
ساحر کے خطاب سے عیان ہے اعجاز
مجنون کے لقب سے ہمت و استقلال

۱۳۰ھ

تاریخ مین جلوہ گر ہے سیرت تیری
موسیٰؑ عیسیٰؑ بدھ اور کشن کہتے ہین ،
باقی ہے کتاب اور خلافت تیری
اے جان رسالت ہے رسالت تیری

۱۳۱ھ

صدقہ سے وصیؑ کے خواب ایسا دیکھا
مہرِ فلک اور سمتِ ذرہ حرکت
جس پر ہے ناز چشم و دل کو کیا کیا
بحرِ کرم اور سوئے قطرہ بڑھنا

۱۳۲ھ

ہے پنجتنؑ پاک کا سر پہ سایا
دارین مین سرخرو رہیگا شاطر
پابوسئی غوثؓ سے سرافراز ہوا
مرشد نے بار ہا یہی فرمایا

۱۳۳ھ

موجود ہون دو ایک ارادہ تو جفا
دو موجود اور دو ارادے یہ جھوٹ
موجود ایک اور دو ارادے بیجا
موجود ہے ایک - ایک ارادہ بخدا

۱۳۴ھ

چاہے جو خوشدلی سے جینا مرنا
بعث و تقدیرِ حق پہ لانا ایمان
سن لے دو باتین پیر ہو یا برنا
حیِّ قیوم سے محبت کرنا

۱۳۵ھ

حول و قوت ہے اپنی باز آ باز آ
امّارہ و لوّامہ ہین جب تک باقی
افعال کے خیر و شر سے فارغ ہو جا
ہوتی نہین مغفرت کسی کی بخدا

۱۳۶ھ

ظاہر سے مل رہا ہے باطن کا پتا
العشق ہو اللہ پہ دل ہے مائل
کیون عقل کو ہین ترددات بیجا
الحسن ہو الحق یہ ہے صاد آنکھون کا

۱۳۷

مرنا ہے مقدر ہین ضرور اس کے سوا
معلوم نہین کہ خیر و شر ہین کیا کیا
ہے موت اگر خیر تو جینا بھی ہے خیر
اور موت اگر شر ہے تو شر ہے جینا

۱۳۸

کیون تیر ملامت کو کمان مین جوڑا
واعظ پک کر جگر ہوا ہے پھوڑا
توڑی سو بار ہم نے توبہ توڑی
دل عرش ہے ایک عرش بھی کب توڑا

۱۳۹

ذاتی جوہر نہ ہو تو ہے ہیچ نسب
اسلاف کی تاریخ ہے افسانۂ شب
گردون کے ستارے تھے خزف پارے ہین
کیا ہو گئے آج اور کل کیا تھے عرب

۱۴۰

تقدیر کو دیکھے چشم دانش کی یہ تاب
لاکھون ہین سنت الٰہی کے حجاب
پیشین گوئی ہے وحی و الہام کا کام
کامل کا دل ہے لوح محفوظ کا باب

۱۴۱

تاریخ نویسی سے مجھے کیا مطلب
شیوہ یہ مرا نہین ہے آگاہ ہین سب
اصرار سے محسن کے کیا ہے وہ کام
جس کام کا اے دل مجھے آتا نہین ڈھب

۱۴۲

مطلق وحدت ہے اور مقید کثرت
جسم و زور و مکان و وقت و حرکت
بیحد بھی ہین سب کے سب اضافی بھی ہین
صوفی کی با ہے اینسٹن کی تمت

۱۴۳

عالم کی محبت ہے جنون و حسرت
درد سر عقل جان کی ہے الفت
حب فردوس یعنی بیم و امید
عشق جان جہان مدامی عشرت

۱۴۴ھ

ہے موت اسے زہر اُسے آبِ حیات
روز افزون اسکا خوف ہو اسکی امید

اس کے لئے صبر اُسکے حق مین ہی نبات
گر منکر و مومن کو ہو غفلت سے نجات

۱۴۵ھ

اردو مین ہے اچھے شعرا کی کثرت
لیکن اقبالؔ انیسؔ اکبرؔ شاطرؔ

کس کی نہین کچھ نہ کچھ وطن پر منت
چارون کا تخیّل ہے مفید ملّت

۱۴۶ھ

کذب و مکر و فریب و ظلم و تہمت
یہہ سب آئے ہین ساتھ الکشن کے

طولِ امل و بغض و لجاج و ذلّت
ابلیس! مبارک تجھے خوابِ راحت

۱۴۷ھ

شمس العلما ہون اور لسان الحکمت
سرکاری مترجم اور مشرک بھی نہین!

استاد کی گرچہ کم ہے مجھ پر منت
گو شاہ نہین تاج ہے سر کی زینت!

۱۴۸ھ

ہے شیر شریعت تو حقیقت شکر
جہد اور دعا رہے توکل کے ساتھ

کچھ جبر کچھ اختیار ہو مدّ نظر
طائر کے لئے ضرور ہین دونون پر

۱۴۹ھ

یہہ موت سے وہ حیات سے ہے بیزار
جینا مرنا ہے ایک صوفی کے لئے

دہری کا بہشت بیر و بدھ کو ہے نار
دارین مین ساتھ اسکے ہے اسکا دلدار

۱۵۰ھ

انسان کی خلقت کا عجب ہے ہنجار
خود غرضی و عقل اور یہ بوالعجبی

خود غرضی ہے شعار اور عقل دثار
اللہ کا انکار اجل کا اقرار

١٥١

کہسار سے جھوم کر وہ اٹھا ہے ابر
ساقی آ۔لا وہ چیز لا کب تک صبر
سینے میں ہے دل کباب سوزِ غم سے
آخر مومن ہون رحم کر رحم۔نہ گبر

١٥٢

واعظ! دل رندان کی تجھے کیا ہے خبر
وہ موم کبھی ہے اور کبھی ہے پتھر
کل پی نہ سکے تھے ذکرِ دوزخ پراشک
بھر بھر کر آج پی رہے ہین ساغر

١٥٣

تخئیل سے بہرہ یاب ہے ہر شاعر
تخئیل سے ہے فرقِ مراتب ظاہر
اللہ بنائے جسکو صاحب اعجاز
اس کی تخئیل کیون نہوگی نادر

١٥٤

کب تک یہہ صدمۂ جانکاہِ فراق
مدفن ہو بقیع اور مسکن ہو عراق
رخصت اے ہند الوداع اے مدراس
تم مین رکھا ہے کیا بجز بغض و نفاق

١٥٥

معصوم اگر رسول تھے کیا حاصل
جب تک نہ ہو وہ باتون کا بھی تو قائل
جبرئیل امین تھے سہو و نسیان سے بری
اور زمرۂ اصحابِ نبیؐ تھا عادل

١٥٦

افعال نہین اس کے غرض پر محمول
راضی برضا ہے وہ ظلوم اور جہول
عاشق کو جلائیگا جہنم کیا خاک
کہتے ہین جسے عشق ہے طلقِ محلول

١٥٧

دہری حکما کے متحیر ہین عقول
ظاہر ہوے کس طرح ریاضی کے اصول
انسان تو پیدا نہین کرتا ان کو
اور ہے معدوم جو ہے مطلق مجہول

۱۵۸
اِخبارِ نبی کا ہے قضائے مبرم
پیشین گوئی سے بڑھکے ہے کونسی چیز
وہ غلبۂ روم اور وہ فتح عجم
توحید و رسالت پہ دلیلِ محکم

۱۵۹
ایمان ہے علم اور عمل ہے اسلام
علم و عشق و عمل دماغ و دل و دست
احسان جسے کہتے ہین وہ ہے عشق کا نام
اصلاحِ قوائے نفس مذہب کا ہے کام

۱۶۰
تخمِ نا پاک بو گیا تھا بنتقام
اثمار سے روس نے بنائی ہے شراب
اسپنسر و مل نے کیا سیراب کا کام
انگورہ کی مستی ہے اسیکا انجام

۱۶۱
مزدک کی می کمال کا رنگین جام
اللہ رے نظر فریبیٔ رنگ و ریا
فیروز کی تیغ اور عصمت کی نیام
وہ شام تھا سمجھے تھے جسے ہم اسلام

۱۶۲
اللہ کے بندون کی عجب شانین ہین
اشرافِ خاطر اور خرقِ عادات
مٹی کی مورتون مین کیا جانین ہین
مذہب پہ زبردست یہہ برہانین ہین

۱۶۳
دنیا فانی ہے کل من فیہا فان
اعمال و عقائدِ صحیحہ ہین ضرور
لیکن ڈرتا ہے موت سے صرف انسان
تا جیتے جی اس درد سے مل جاۓ امان

۱۶۴
مجبور ہین کچھ کہہ بھی نہین سکتے ہین
افتادہ و خاکسار ہین مثلِ زمین
ہے جی مین کچھ اور منھ سے کچھ بکتے ہین
لیکن ہم آگ بھی دبی رکھتے ہین

۱۶۵
مشکل ہین ہر اک بشر کا منہ تکتے ہین
اے چرخ ستم پیشہ سمجھ کر کر ظلم
کیون شرم گنہ! دعا بھی کر سکتے ہین
عاجز ہین مگر ہم بھی خدا رکھتے ہین

۱۶۶
سرپٹ جاتا ہے توسن عمر روان
گھوڑے پر ہم ہین خوف ہے ہم پہ سوار
نہ پاؤن رکاب مین نہ کف مین ہے عنان
ہر گام پہ ڈر ہے کہ گرا دیگا یہان

۱۶۷
میخانہ مین رات دن پڑے رہتے ہین
تو کس سے ڈراتا ہے ہمین اے واعظ
پیمانہ کی گردش کے ستم سہتے ہین
کیا اس سے جسے غفور بھی کہتے ہین

۱۶۸
ہم عرش ہین ہم چرخ ہین اور ہم ہی زمین
افراد موالید ثلاثہ ہین ہم
ہم جن ہین ہم ملک ہین ہم حور العین
ہم کیا نہین بند آنکھین جس دم کر لین

۱۶۹
رکھ یاد قساوت مین بھی ہے صبر کی شان
ہے کبر مین شکر بخل مین زہد کا رنگ
ہوتا ہے تہور پہ توکل کا گمان
مشکل ہے مقامات کی سالک! پہچان

۱۷۰
ممکن ہو تو بہ نہ جان کیا شی ہے گناہ
پھر بھی جو نہ ہو سکے تو کر استغفار
بچ اس سے وگرنہ تا نہ ہو حال تباہ
عارف تو ہے بدری کہ ہے لاحول پناہ

۱۷۱
وہ فارس میدان تہور نہ رہے
حق پر قربان ہونے والے ہین کہان
بدر و احزاب کے بہادر نہ رہے
رونا یہہ ہے کربلا کے وہ حر نہ رہے

۱۷۲
اس خندہ سے ڈر جس سے ہو غفلت ناشی … وہ گریہ نہ کر جو لہر ہے غفلت کی
ہے قابلِ دیدِ خلق و مقبولِ خدا … ضاحک کی بکا ہو یا ہو ضحکِ باکی

۱۷۳
تکلیفین ہین بشر کو کیسی کیسی … شرعی جسمی خیال اور حافظہ کی
پھر اس پہ کرینگے رشک سارے مخلوق … ہوجائے یہ فانی جو فنا فی الباقی

۱۷۴
مرجانے کو آج کون ہوگا راضی … یا کون قبولیگا حیاتِ ابدی
ہر حال مین راضی برضا کا حق ہے … کیا بات ہے اے صاحبِ تمکین تیری

ثلاثیات

۱۷۵
اخلاق و سیاست کی ہے مذہب پہ بنا … مذہب جو گیا بولشویزم آیا
اسلام ہی اسکا ہے عدو سب سے بڑا

۱۷۶
معلوم ہین نجاشی و جعفرؓ کے مقال … بوسفیان کے جواب ہرقل کے سوال
یورپ کا تعصب مگر اب تک ہے بحال

۱۷۷
اکبر اقبال محسن اور شاطر کی … تخئیل مین ہے عجب فلک پروازی
ہان غالب وہ تو ہے طلسم معنی

رباعیات فارسی

۱۷۸
دیدم در خواب حضرت نعمان رحؒ را … ہم بر قدم غوثؒ شدم ناصیہ سا

یا رب بطفیلِ شان مرا نیز رسان
بر اوجِ کمالِ فقها و عرفا

۱۷۹ه
باز آ باز آ زخوابِ غفلت باز آ
از خوف و غم اصلا نتوان گشت رہا
یا عقلِ تو انکار کند از مردن
یا قلب تو آشنا شود مردن را

۱۸۰ه
یاس و حرمان و خوف و غم این ہمہ نیست
مردن آسان شود چنان باید زیست
گردون بہ مرادِ کس نہ گردد شاطر
دُردے در جام خود نہ دارد آن کیست

۱۸۱ه
مرگِ نوابِ عبدِ قادر قہر است
در ساغرِ ما بجاے صہبا زہر است
صد گونہ شکایت است در دل اما
مہرے بلبم ز لا تسبوا الدہر است

۱۸۲ه
آن کو کہ جمالِ خود نمائے تو نہ دید
وان کیست کہ صوتِ بے صدا نہ شنید
وہم و شک و ظن سپس یقین و رویت
ہر کس صہبا بقدرِ پیمانہ چشید

۱۸۳ه
ساقی چو بہ چشم مست ساغر پیمود
اندوہ و ہراس نیز با عقل ربود
پرسیدم از و عشق سرت گردم چیست
عش لی وق عن سوائی قلبك فرمود

۱۸۴ه
در نالۂ من سوز و اثر ریختہ اند
سرمایۂ سوداش بہ سر ریختہ اند
معلوم شد از زبانہ خیزیٔ زبان
صد برق بہ قالبِ شرر ریختہ اند

۱۸۵ه
اے در گروِ مدرسہ بحث و نظر
برخوان سبقے ز لوحِ ننوشتہ بر

تا کے لم و لا و تا کجا قال اقول　　تا کے شش و پنج و تا کجا بوک و مگر

۱۸۶

اقبال و اسد سخنوران ممتاز　　بر فطرت شان ہند و عجم را صد ناز
دارند بدست راست تیغ ہندی　　و ندر چپ ساغر شراب شیراز

۱۸۷

از خاک سرشتند ہمہ پیکر عشق　　جبریل معز است زبان و پر عشق
اندیشہ بود مات کمال صانع　　در قالب عقل ریختہ جوہر عشق

۱۸۸

حسان الہند عاشق ختم رسل!　　مینائے عشق را پیامت قلقل
با شعر جنون زائے تو آمیختہ اند　　بوئے گل و زد و رگ و شور بلبل

۱۸۹

قدری گوید کہ ما علم مختارم　　جبری داند کہ بندہ ام ناچارم
درمان پئے درد زندگی از من پرس　　من بیدل و دل بدست یارے دارم

۱۹۰

تو جان جہانستی و ما را جانان　　حب تو بود در دل مسلم ایمان
حق بین شود آنکہ فیض از نور تو یافت　　تو مردم چشمش و بشر چشم جہان

۱۹۱

اسلام جہان راست بہشتے با زین　　نخلش ز حرا و آبش از بدر و حنین
چون از پس قرنے بہ دشمن آمد　　دادندش آب و رنگ از خون حسین

۱۹۲ه

روشن گہرے نازشِ نسلِ ایران | آورد شموسِ علم از کاہکشان
ہستند عیالِ او فقیہانِ جہان | اعظم بلقبے امام و نامش نعمانؒ

۱۹۳ه

خواہی گزریستن بہ آئینِ یقین | حق را کارش سپار و فارغ بنشین
خوف و غم و فکر و خشم و یاس و حسرت | خیزد ہمہ از چرا چنان گشت و چنین

۱۹۴ه

راضی بہ رضا زی کہ شوی مستغنی | صد گونہ عذابست ز جہلت ناشی
گر نامۂ تقدیر تو افتد بہ کفت | فی الحال شوی شہید و صدیق و ولی

۱۹۵ه

از تخمِ ضعیف نشو یابد شجرے | وز قطرۂ آب بستہ گردد گہرے
قرِ اکلیلِ جم بہ جامے دریاب | تاب و تپِ صد دل است اندر شررے

۱۹۶ه

ہر مطلوبے کہ طالبِ آن ہستی | یا از تو بہ دریا بشوی خود فانی
محبوب شود مرگ ہمین است نجات | پیوند قوی بدار با نورِ نبیؐ

۱۹۷ه

باطل چو گریخت کرد حق جلوہ گری | حق آمد و باطل بہ عدم شد سفری
تفسیرِ سلوک جذب از من بشنو | اذ غبت بدا و اذ بدا غیبنی

نیرنگِ عشق

کیا گرم ہے حبِ آفلین کا بازار
یہ میکدۂ غفلت کا ہے کیا صاعقہ زار

ہیں شمس ہوں ہر برق کو یہ ہے پندار
ہر مست کو یہ دھن ہے کہ میں ہوں ہشیار

ہر سر کیلئے ہے ایک سودا درکار
ہر دل کیلئے ہے ایک دلبر ناچار

جینے پر مرتا ہے یہ لیل و نہار
وہ صحتِ جسم کا ہے دائم بیمار

کوئی زن و فرزند کو کرتا ہے پیار
گاہک ہے کسی کے دل کا حسنِ بازار

جیتا ہے یہ بہر انبہ و سیب و انار
وہ از پئے حلوا و کباب و آچار

کرتی ہے کسی کو مست بوئے گلزار
اور ہے کوئی وارفتۂ دشت و کہسار

یہ زیور پر فدا وہ خلعت پہ نثار
آئینۂ سادہ دل بھی ہے کیا پُرکار

سودائے زر کے دیدنی ہیں آثار
سوداگر تجھ سے کم نہیں بوتیمار!

کوسوں کا سفر اُسکو نہیں ہے دشوار
دل جس کا اچھلتا ہے برائے مضمار

اِسکو شطرنج ہے توجہ کا مدار
اور اُسکو مراقبہ ہے مچھلی کا شکار

یہ مستئ مئ سے گلفشان لالہ عذار
وہ گرمئ نے سے سوز خوان موسیقار

پاتا نہیں کوئی بے کمیٹی کے قرار
پھرتا ہے الکشن میں کوئی مجنون وار

حبِ وطن و قوم میں یہ ہے سرشار
اور اپنی زبان پر اُسے استکبار

یہ دیوانہ ہے شعر زلف خمدار
وہ پروانہ ہے علم شمعِ رخسار

عزیٰ و منات و لات ہیں بر سرِ کار
یا گرم ہے مُلک و مال و زن کا بازار

تینون کے تینوں ہیں دوانِ خونخوار
سبطینؑ و علیؑ کے غم سے سینے ہیں فگار

صدیق فقط ہیں اُس کے بت سے بیزار
دَیرِ اعظم ہے سومناتِ پندار

القصہ ہے کائنات کل الفت زار
مربوط اسی سے ہیں ثوابت سیار

ہر ذرہ سے حُسن و عشق کا ہے اظہار
دل میں ہے نظر۔ نظر میں دل اے ہشیار

خیر و شر کا بھی عشق ہی پر ہے مدار
یعنی وہی نور ہے کہیں اور کہیں نار

ابراہیمی نظر کو کر اپنا شعار
حُبِ آفل ہے مرگِ دل آخر کار

ظاہر ہے احدؔ نہیں مظاہر کا شمار
تکرارِ تجلی بھی نہیں ہے زنہار

ہوتا ہے کہیں وہ خوف و حرمان کا شکار
تغئیر کے قابل نہو جس کا دلدار

اُس کا نہو دارین میں کیون بیڑا پار
رکھتا ہو جو دل بہ یار اور دست بہ کار

وہ سیرِ محیط اور وہ مرکز پہ قرار
محترم مرا پُرکار ہے مثلِ پرکار

(مرشدی مدظلہ)

العشق ہو اللہ ہے راس الاسرار

نسبی تعلقات

(۱) میرے دادا اور نانا دونون نواب انور الدین خان شہید والی ملک کرناٹک کے پرپوتے تھے۔ میری دادی (جو عالمہ اور شاعرہ تہین) ہز ہائنس نواب والاجاہ فرمان فرماے کرناٹک کی نواسی اور میری نانی ہز ہائنس نواب اعظم جاہ رئیس کرناٹک کی دختر تہین۔ (۲) دادا کو سکندر جنگ کا خطاب تھا۔ نانا کو بہادر جنگ انور الدولہ اور اعظم الملک کے تین خطاب تھے نانی کو نواب کا والد مرحوم چچاؤن اور بہائیون کو خان بہادر کا خطاب ملا (۳) میری دادی انکے والد اور برادران، میرے والد اور ان کے بہائی میرے تمام بہائی اور اولاد سب کو فطرۃ الٰہی نے شاعری کا ملکہ عطا فرمایا (۴) اٹھارہ برس کے سن مین میرے والد نے جو قصیدۂ عربی صنعت عاطلہ مین لکھا تھا وہ شائع ہوچکا ہے آپ مدراس یونیورسٹی کے فلو تھے اور گو انگریزی مین کوئی امتحان نہین دیا تھا لیکن ذہنی و اخلاقی خصوصیات کی بناپر گورنمنٹ نے ابتداہی مین آپ کو ڈپٹی کلکٹر بنادیا۔

ذاتی حالات

(۱) ۱۸۹۸ء سے مجھے خاندانی پولیٹیکل پنشن ملا کرتی ہے (۲) بتقریب دربار جوبلی ہز ہائنس شاہ محبوب دکن کی حضور مین قصیدہ پڑہا تھا ۱۹۰۵ء (۳) ۱۹۰۶ء سے مدراس یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کا ممبر ہون۔ اور (۴) ۱۹۱۱ء سے مدراس یونیورسٹی کا ممتحن (۵) باعتراف لیاقت فارسی و عربی و خدمات تعلیمی سرٹیفکیٹ آف آنر گورنمنٹ سے ملا ۱۹۱۱ء (۶) ۱۹۱۲ء سے زمیندار رشانیورم ہون (۷) ۱۹۱۳ء سے ہز ہائنس پرنس آف آرکاٹ جی سی ای ئی کا ایجنٹ۔ اور (۸) ۱۹۱۶ء سے آنریری مجسٹریٹ ہون (۹) ۱۹۱۷ء مین وزیر ہند اور ہز اکسلنسی وائسرا بہادر سے امور سیاسی پر گفتگو کرنے کے لئے مدراس گورنمنٹ نے مجھے بہی مسلمانون کا نمائندہ منتخب کیا تھا (۱۰) پبلسٹی کانفرنس منعقدہ ۱۹۱۹ء کا مین بہی ممبر تھا (۱۱) قوم کیجانب سے لسان الحکمۃ کا خطاب اور ایڈرس اور تمغہ دیا گیا۔ اپریل ۱۹۲۰ء (۱۲) گورنمنٹ سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔ جون ۱۹۲۰ء (۱۳) ۱۹۲۰ء سے امتحانات القاب مشرقیہ کا بھی ممتحن ہون (۱۴) ۱۹۲۰ء سے میسور یونیورسٹی کا ممتحن اور اسکے بورڈ آف اسٹڈیز کا ممبر ہون (۱۵) ۱۹۲۲ء مین ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے خیر مقدم کے لئے مدراس یونیورسٹی نے ایک شاندار جلسہ منعقد کیا ایک ہندو صاحب نے سنسکرت نظم اور مین نے فارسی نظم پڑہی خلعت اور تمغہ پایا (۱۶) لبون کی جماعت کے عربی مدرسہ کا سنگ بنیاد رکہا ۱۹۲۲ء (۱۷) ۱۹۲۲ء سے گورنمنٹ مدراس کا مترجم فارسی ہون (۱۸) آل انڈیا اورینٹل کانفرنس نے پنڈتون کے ساتھ مجھے بہی خلعت دیا ۱۹۲۴ء (۱۹) مدراس

٭ انعقادِ جلسۂ تمہیدی کیلئے جو اشتہار نکلا تھا اوس پر ۹۴ مشاہیرِ صوبۂ مدراس کے دستخط ثبت تھے۔ یہہ جلسہ زیرِ صدارت جناب آنریبل سر محمد حبیب اللہ خان بہادر کے سی۔ ای۔ بی۔ ممبر گورنمنٹ منعقد ہوا تھا۔ رزولیوشن کی تحریک و تائید جناب مولانا تجمل حسین خان بہادر ایمان۔ جناب آنریبل خان بہادر محمد عثمان صاحب بہادر ممبر گورنمنٹ۔ مولانا شرر مرحوم۔ جناب پروفیسر نعیم الرحمن صاحب ایم اے۔ حکیم جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب بہار۔ جناب پروفیسر سید عبدالقادر صاحب بہادر ایم اے۔ آنرس۔ جناب عبداللہ بادشاہ صاحب بہادر بی اے۔ بیرسٹر نے کی۔ اختتامِ جلسہ کے وقت مولانا مولوی حضرت سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری صدر تھے اور بڑی پُرجوش تقریر فرمائی۔ دوسرا جلسہ جسمین لسان الحکمہ کا خطاب بھی دیا گیا اور اڈرس بھی اسکی صدارت جناب نواب سرکار خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب سابق شریف مدراس و ممبر کونسل نے کی جو اس وقت پریسیڈنسی خلافت کمیٹی کے صدر تھے۔ ان جلسہ مین اکثر اعیان شہر کے ساتھ جناب آنریبل سر عبدالرحیم صاحب بہادر اور آنریبل مسٹر سی پی راماسامی ایر سی آئی ای ممبر گورنمنٹ بھی شریک تھے۔ اردو اڈرس مولانا مولوی محمد عبدالمجید صاحب شرر مرحوم بانی قومی رپورٹ نے پڑھا اور انگریزی اڈرس جناب پروفیسر سید عبدالقادر صاحب بہادر ایم۔ اے۔ (آنرس) ایل ٹی نے۔ بیس معزز اصحاب اڈرس کمیٹی کے ممبر تھے اور جناب محمد عبدالحی صاحب بہادر اور جناب موسیٰ سیٹھ صاحب بہادر ایم۔ ایل۔ سی سکریٹری۔

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

نقل صحیح اڈرس

جناب لسان الحکمہ مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بہادر شاطر مدراسی دام مجدہم

آج صوبہ مدراس اور سرزمین کرناٹک کی علمی و قومی تاریخ مین غالباً یہ پہلا دن ہے کہ قوم اپنے وطن کے ایک شاعر کی خدمت مین اعترافِ کمال کا وثیقہ پیش کر رہی ہے۔ مبارک ہے وہ شاعر جو قوم سے صلہ لے سکے اور مبارک ہے وہ قوم جو شاعر کو صلہ دے۔ مولانا یہ حقیقت آپ بھی جانتے ہین کہ جہانِ سخن سے بہت سے شاعر اٹھے اور اپنے اپنے رنگ مین جلوہ گر ہوئے لیکن وہ اپنے معشوق اپنے ساتھ لائے اور صنم خانۂ عشق مین انکی واجبی پرستش بھی کیگئی یہہ خرابات اب بھی آباد ہے اور رنگینی

تا زمیخانہ و می نام و نشان خواہد بود — سرِ ما خاکِ رہِ پیرِ مغان خواہد بود

مگر جناب عالی! آپ کے اعجازِ عشق نے نظم کے پردے مین عجیب ہنگامہ آرائی کی ہے

اور شاعری کی دنیا مین عظیم انقلاب پیدا کیا ہے۔ قوم صرف اوسکے ردیف و قافیہ کی برجستگی پر یا اوسکے
لفظ و معنی کی چستی پر آپ کو مبارکباد نہین دے رہی ہے بلکہ قومیت کا وہ سوز حکمت کے وہ حقایق
فلسفہ کے وہ معارف اور مذہب کے وہ اسرار جنکو آپنے ظاہر کیا ہے قوم سے اعتراف کمال کا وثیقہ طلب
کر رہے ہین اور ہم اپنے ضمیر کی رضا و رغبت سے یہ مطالبہ پورا کر رہے ہین۔ جناب عالی! یہ ہم جانتے
ہین کہ شاعرون کے کلیات و دواوین پر تاریخی قطعات لکھے جاتے ہین مگر یہ آپ کے اعجاز عشق
ہی کا حق تھا کہ اسکے لئے ادیبان ملت رہنمایان قوم اور اساتذہ فن نے تعلیقات لکھے اور آپکے
غیر معمولی کمال کا اعتراف کیا۔ وہ آواز جو اعجاز عشق کے اعتراف مین دامن ہمالیہ سے راس کماری تک گونج
رہی ہے ہمارے کانون تک بھی پہونچی۔ ہم دفعۃً چونک پڑے اور اس شاعر کو ڈھونڈھا جسکی قوت
تجدید کی شہادت شبلی حالی اکبر و اقبال مجددین و آخرین سابقین نے دی ہے اور آخر ہم نے
دیکھا کہ اعجاز عشق کا مصنف ہماری ہی قوم اور ہمارے ہی وطن مین موجود ہے مبارک مین ہم اور
مبارک ہین آپ جو خدا کے فضل سے ہمارے ہم مذہب ہم قوم اور ہم وطن ہین۔

مولانا! آپ نے اعجاز عشق مین اسلام کے رخ روشن سے وہ نقاب اٹھا دی جو حکمائے
یونان اور فلاسفران یورپ نے ڈال رکھی تھی۔ عشق توحید نے اپنا اعجاز آپکے پردے مین ظاہر کیا
اور اپنی گفت و شنید کیلئے آپکا سینہ اور آپکی زبان کھولدی۔ آپنے مشرق و مغرب کو ایک
پیام دیا ہے اور ہم مطمئن ہین کہ شاعری کی یہ لسان صدق اپنا کام کرے گی۔

اسکے علاوہ ہم آپکے روزانہ مذہبی جذبات سیاسی حسیات تعلیمی خدمات اور تمدنی خواہشات سے
بھی ناواقف نہین ہین جنکی تکمیل و تعمیل مین آپنے قوم کا ساتھ دیا ہے اور قوم و ملت کی جمعیتون،
جماعتون انجمنون اور مجلسون کو اپنی رائے اور مشورہ سے فائدہ پہونچایا ہے۔ یہ ہمارا خیال
صحیح ہے کہ فطرت نے آپ کو شاعری کے قالب مین ڈھالا تھا۔ مگر مذہب و وطن نے آپکو مہذب
باخلاق مصلح اور ہمدرد بھی بنا دیا۔

ہم دلی مسرت کے ساتھ اپنے زمانہ کا یادگار قائم کرنے کیلئے یہ وثیقہ آپ کی خدمت مین پیش
کرتے ہین اور اپنی نیکنامی کا اظہار کرنے کے لئے آپکو **لسان الحکمہ** کے موزون لقب سے
موسوم کرتے ہین۔ خالق کائنات حی و قیوم سے ہماری دعا ہے کہ ہمارے زمانہ کو اور ہمارے دماغی و روحانی
یادگارون کو اور خصوصاً اعجاز عشق کو حیات جاودانی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہین آپکے خیرخواہ (اراکین مولانا شاطر اڈرس کمیٹی مدراس)

رباعیات کے متعلق ضروری اشارے

(۱، ۲، ۴) ایطا کو جائز سمجھتا ہون (۷) تصویر سے مراد سیرۃ ہے جسکے جزئیات تک تاریخ مین محفوظ ہین
(۱۰) رومی اور یونانی سے مولانا رومؒ اور ارسطو مراد ہین۔ (۱۱) بادشاہی اختیارات خدا رکھے اب تک
حیدرآباد مین باقی ہین۔ خدا جانے یہہ غلط خیال کیونکر پیدا ہو گیا کہ خلفاے راشدین کا نظام حکومت
یوروپ یا امریکہ کی جمہوریت سے ملتا جلتا تھا۔ (۲۴) حدیث مین ہے کہ سورۂ نور کی آیتین واقعۂ
افک کے متعلق نازل ہوئین تو والدین نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا رسول اللہؐ کا شکریہ ادا کرو لیکن
صدیقہ نے نہین مانا۔ اس انکار سے عصمت و صدیقیت عائشہ پر نفسیاتی استدلال کیا ہے جو نہایت
لطیف اور غور طلب ہے۔ (۲۵) پسر اور مادر سے حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ اور پدر اور دختر سے رسول اللہؐ
اور سیدۂ مطہرہؓ مراد ہین (۳۱) روے سخن حضرت غوث الاعظمؓ کی طرف ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ
کی راے کس کے نزدیک قابل وقعت نہین؟ (۳۵) حضرت علیؓ کی ہجرت کا واقعہ ہے۔ (۳۷) بحالت
جنابت مسجد مین داخل ہونا حضرت علیؓ کے لئے جائز تھا۔ اور حضرۃ مطہرہ عذر نسوانی سے بری
تھین۔ (۳۹) حضرت غوث الاعظمؓ کے نام مبارک اور اُس آیت کے اعداد مساوی ہین جسکی نسبت ظن
غالب ہے کہ وہی اسم اعظم ہے۔ (۴۲) حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی بزرگی عبادت سے نہین بلکہ اس سر
کی وجہ سے ہے جو آپ کے صدر شریف مین ڈالا گیا۔ (۴۴) مثنوی مولوی معنوی کی طرف اشارہ ہے جسکی نسبت
کہا گیا ہے ہست قرآن در زبانِ پہلوی (۴۷) یعنی مرشدی مولائی حضرت مولانا مولوی شاہ سید حسین صاحب
قادری محترم مدظلہ العالی المتعالی جن کی غلامی نے شاطر کو شاطر بنایا۔ (۴۸) مولانا عبد العلی بحر العلوم جب وقت
مدراس تشریف لائے نواب والاجاہ شاہ کرناٹک نے آپ کی پالکی کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا۔ الندوہ کے کسی
پرچے مین علامہ شبلی مرحوم نے اس واقعہ کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ قدر دانی علماء کی ایسی مثال تاریخ مین نہین ملتی۔
(۴۹) مدح ہز ہائنیس پرنس آف آرکاٹ جی سی ای ائی مدظلہ العالی۔ (۵۱) دکن امیدون کا کعبہ بنا ہے
اے دہلی۔ اب اس کے بعد نہ تحویل قبلہ اصلا ہو۔ (۶۳-۶۴) جنگ بلقان کے یادگار ہین۔ (۶۷)
حدیث مین آیا ہے کہ میت کو چلتے پھرتے دیکھنا ہو تو ابوبکرؓ کو دیکھو۔ یعنی آپ فنا فی اللہ تھے۔ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر
شیطان بھاگ جاتا ہے یہہ بھی حدیث کا مضمون ہے۔ چوتھے مصرع مین رجعتِ شمس کی طرف اشارہ ہے۔ یہ روایت
مشہور بہت ہے سند ضعیف ہو تو ہو۔ (۶۸) دختر سے مراد حضرت سیدۂ مطہرہ ہین۔ (۷۱) شیخ جن و انسان کی
یعنی شیخ جیلان (۷۳) حضرت موصوف کی فصاحت و طلاقت کا ذکر ہے (۷۴) تیسرا اور چوتھا مصرع عرض

تحقیل ہے روایت نہین (۷۶) قرآن ناطق یعنی حضرت علیؓ (۷۷) مدح حضرت غوث الاعظمؓ (۷۸) اشاعت اسلام کے لئے حضرت خالدؓ یمن بھیجے گئے اور ناکامیاب واپس ہوے حضرت علیؓ کو بھیجنا پڑا۔ خیبر و یمن کے واقعات بتاتے ہین کہ شجاعت کا اتحاد اور ہدایت کی زبان آپ دونون کے جامع تھے (۸۱) حضرت سلمان فارسی اہل بیت مین محسوب ہین (حدیث) (۸۲) دیکھو نمبر ۴۲۔ (۸۳) شاہ ولی اللہ صاحب مصنف حجۃ اللہ البالغہ۔ (۸۴) حضرت بلالؓ (۸۵) مونس غار یعنی حضرت ابوبکرؓ۔ اس روایت کو شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے اور قرین قیاس بھی ہے (۸۸) خیر التابعین اویسؓ قرنی۔ فیض اویسی صوفیہ مین مشہور چیز ہے۔ (۸۹) حضرت بایزید بسطامیؒ کا یہ واقعہ کیمیاے سعادت مین مرقوم ہے (۹۰) مدح حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ (۹۱) تین اور اکیس چوبیس ہوئے۔ ۲۴ رمضان ۱۲۹۱ھ شاعر کی تاریخ ولادت ہے۔ (۹۲) حضرت مولانا نظامی گنجویؒ (۹۴) کربلا کا واقعہ اور اسکے اسباب کون نہین جانتا البتہ اسکے نتائج غور طلب ہین (۹۵) حضرت عمرؒ ابن عبدالعزیز۔ (۱۰۱-۱۰۲) حضرت فاروق اعظمؓ (۱۰۴) حضرت غوث الاعظمؓ (۱۰۵) اکبر مرحوم کا اخیر زمانہ خانقاہ درگاہ حضرت محبوب الٰہیؒ مین گذرا تھا تو آنکھون کا کھویا ہوا نور دل کو روشن کیون نہ کر دیتا۔ کلام کو غور سے پڑھو روح کی تجلیاں ہین یا طور کی بجلیان (۱۰۶) مدح کے ضمن مین ہز ہائنس پرنس آف آرکاٹ ظلہ العالی کے والدین دادا دادی پردادا اور بھائیون کے نامون کی طرف اشارے ہین (۱۰۸) نظم و نثر فارسی و اردو کو مدنظر رکھو تو غالب کی ہمسری کا دعویٰ کون کرسکتا ہے (۱۰۹) حکیم قاآنی (۱۱۱) ہز اگزالٹڈ ہائنس شاہ دکن خلد اللہ ملکہ (۱۱۲) ۹۴ - (۱۱۴) شہداے کربلا کے خون کی تاثیر دیکھنا ہو تو میر انیس کا کلام پڑھو (۱۱۵) قصائد تو مشہور چیز ہے۔ دیوان مین عرفی کے دل کا اصلی حصہ نظر آتا ہے (۱۱۶) وہی حکیم قاآنی جس کے ہان سب کچھ ہے۔ نہین ہے تو ایک عشق کی گرمی (۱۲۷-۱۲۸) حدیث مین آیا ہے کہ مرنے کے بعد فرشتہ ایک تصویر دکھاکے پوچھتا ہے کہ اس شخص کے باب مین تو کیا کہتا تھا اس سوال کا جواب جو جس طرح دیگا اسکے مطابق اس سے معاملہ ہوگا۔ شاعر اپنے آپ کو عالم مثال مین فرض کرتا ہے۔ پہلی رباعی گویا فرشتہ کا جواب ہے اور دوسری جواب الجواب۔ ظاہر ہے کہ تصویر رسول اللہؐ کے سوا اور کس کی ہوسکتی ہے؟ (۱۲۹) نعت (۱۴۱) میرے محسن دوست جناب خان بہادر محمد بذل اللہ صاحب سی ای ٹی۔ او بی ای کلکٹر کڈپہ کی دختر کی شادی مین تاریخ کہنے کے لئے بیحد اصرار کیا گیا۔ اس فن سے مجھے کوئی مناسبت نہین۔ مین تو اسکو ننگ شاعری سمجھتا ہون لیکن دوست کی طبع نازک کا پاس ضرور تھا دماغ سوزی کی اور یہ مصرع کہا۔ ع۔ شہاب الدین داماد بذل اللہ اچھا ہے۔ تاریخ پورے مصرع مین نکل آئی نہ تدخلہ کرنا پڑا نہ تخرجہ (۱۴۷) ایک خاص موقع پر حضرت اقدس نے اپنی کلاہ عنایت فرمائی اور ترقی علم کی دعا دی یہ اسکی طرف اشارہ ہے۔ شاہنشیں

۵ مدراس یونیورسٹی کی قدردانیان اور لسان الحکمۃ کا قومی خطاب اسی کے نتائج ہین +

۹ مطلب یہ ہے کہ خلافت نہین لی (۱۵۳) حضرت اعجاز سے مراد مصنف اعجاز عشق ہے۔ مشاہیر ہند نے اس نظم کی جیسی داد دی ہے وہ محتاج بیان نہین۔ اخبارات اور رسالہ جات مین بھی برابر مضامین نکلے

۷۸۶

شاعری جزویست از پیغمبری

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

احسانِ عشق کا ضمیمہ

سنہ ۱۳۴۸ ہجری — سنہ ۱۹۳۰ء مئی

شمس العلماء لسانِ حکمت شاطر

در مطبع نوجوان احاطہ مسجد والاجاہی ترملکھری مدراس طبع شد

کتبہ محمد عبدالعزیز عادل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آہ ۱۰۰

الہامِ محرم الحرام

سنہ ۱۳۵۱ھ

مرّیخ میں مشہور تھی جنّت کی فضا — اوراکِ موالید تھا اعجاز نما
کی سیر بہت مگر مزا جی نہ لگا — یعنی کہیں کربلا کا پایا نہ پتا
بولا مریخ شکر کی جا شکوا — من یفسدو یسفک کا یہاں دخل ہے کیا
میں نے کہا ظالم الٰہی گنگا نہ بہا — قسمت میں امانت نہیں گو تو ہے بڑا

در برفِ ہمالہ شعلۂ طور کجا

جسم و قوتِ حیات و ذہن اور خداؑ — حیوان انساں بنا تو ان کو جانا
اس میں ہے بحث کیا ہے اصلِ اشیا — ہے مادّہ یا ذہن ہے یا وجہِ خداؑ ج
مبدأ نہو گر حیّ و ودود و دانا — نغمہ نہو نبضِ ارتقا سے پیدا
توحید میں دہری کی ہے پستیٔ عنا — توحید میں صوفی کی ہے مستیٔ غنا
قطرب زدہ عقل کی دوا ہے یہ دوا — اخلاق کا مرکز ہے عمل کا ماوا
خاکی کو کہاں سے ہے کہاں پہنچاتا — پیتا ہے جو خضرِ عشق یہ آبِ بقا
جب سیر ہوی ختم تو یہ بات کھلی — فانی فانی ہے اور باقی باقی،

نائم اور خواب، اژدہا اور عصا — قرآن و کلامِ نفسی، اور شمس و ضیا

جبریلؑ و شکلِ دحیہؓ و اعرابی
جسم و جاں، وزن و شعر، لفظ و معنیٰ

کلّی و جزئی، اور عرض اور جوہر
شخص و عکس، اور حبابؓ موج و دریا

نقاش و نقش، واحد اور کل اعداد
اخلاق و دل علوم اور ذہن ترا

آب و برف و بخار، رشتہ و گرہ
تخم و شجر، الفاظ و نفس، ساز و صدا

یہ نسبتِ عبد و رب کی ہیں تمثیلیں
ناقص تر ناقص اور ان سے اعلیٰ

شاطر ترکِ وجود کر کب تک قال
ہو جائیگا آشکار وہ کیا ہیں کیا

تھی قوتِ ضوفشاں سے معمور فضا
ذرات اسی سے بن گئے اور اہبا

جن سے ہوی اجرامِ سماوی کی بنا
بر وقت موالید ہوئے پھر پیدا

لاکھوں صدیوں کے بعد انسان آیا
حسن و نیکی و حق کا حس بھی لایا

انسان کی پھر ہونے لگی نشو و نما
مذہب کی ہے تاریخ کرشمہ اسکا

انجام ہے ان تمام چیزوں کا فنا
یہ ہے تحقیق جس پہ یورپ ہے فدا!

مجلس میں کر رہا تھا شاگرد ثنا
ہمت استاد کی ہے سب سے اعلیٰ

افلاطوں چپ! وہ دیکھ شاطر آیا
واللہ ہے بے عدیل اس کا آقا

اعجاز کو کاش تو نے دیکھا ہوتا
کیا شان ہے اللہ رے شاہِ شہداؑ

سقراط کا چوم کر دہن میں نے کہا
اے حق گو جاں بلب بھلا ہو تیرا

حیوان کی ارتقا ہوی جب پوری
ناطق کی فصل جنس کے ساتھ لگی

نوعِ انساں کی گرچہ صنفیں ہیں بہت | از روئے فضل چار ان میں ہیں بڑی
شاعر بے شک حکیم سے ہے افضل | دونوں سے ولی بڑا ہے اور اس سے نبی
فردِ الافرادِ انبیا ہے اُمّیؐ

انساں کی ارتقا میں جب بحث ہوئی | گھبرا گیا نٹشےؔ دلیلوں سے مری
جب بات نہ بن سکی تو کیسی شہہ دی | شاطر تری قدر کس نے جانی پوری
میں نے کہا ہرگز نہیں پروا اس کی | دیتا ہے داد عقلِ اول میری
تو مان لے مظہرِ اتم ہے اُمّیؐ

ہیں نوعِ بشر میں کچھ صفاتِ ملکی | کچھ حیوانی ہیں اور کچھ شیطانی
ہیں ناول و تاریخ میں شکلیں ان کی | کیسی مکروہ اور کیسی پیاری
ان سب کی نمایش ایک ہی وقت ہوئی | تیرے صدقے سے یا حسینؑ ابن علیؑ

برزخ میں یہ فرہاد سے شیریں نے کہا | دیکھا کیا رنگ خون تیرا لایا
بولا وہ توبہ توبہ بکتی ہے کیا ! | ہے چاکِ نامۂ رسالت کی سزا
شیریں مرجھا گئی تو دی میں نے صدا | ناداں نہیں عشقِ مجازی کو بقا

مجھ سا نہ کوئی بھلا نہ مجھ سا ہے بُرا | جبریلؑ و عزازیل نے بھی یہ مانا
خودکُش ہے خودی کُش ہے کوئی میرے سوا ؟! | یا رب تری مخلوق میں ہوں بے ہمتا

میں ظالم و جاہل ہوں مرا کیا کہنا

ناخن ہے کہاں کہاں ہے چشمِ بینا | دونوں ہیں اگرچہ آدمی کے اعضا
میزانِ عقل میں نہیں تُل سکتا | حیوانِ منی کے ساتھ کرمِ امعا

توحید مثانی نہیں فرقِ اعیاں کا

توحید وہ اسلام کی وہ حفظِ حدود | کس دین میں کس فلسفہ میں ہے موجود
جبریلؑ کو صرف کیوں گئے بھول ہنود | کیا وہ ہر کار رہنما نہیں اُس کا وجود

حالانکہ ہیں اور تین ان کے معبود

آدمؑ کی بکا اور تھی داؤدؑ کی اور | ملتے نہیں یعقوبؑ سے یحییٰؑ کے طور
سجادؑ کے آنسوؤں کا ہے رنگ جدا | اور گریۂ حنانہ بھی ہے قابلِ غور

گردوں کا جو رساغرِ عشق کا دور

مقصود بقائے نوع ہو تجھکو اگر[۱] | رکھ جنگ و ولادت کی ضرورت پہ نظر
پردے سے ضرور نکلے عورت باہر | انساں جو بنے جنسم بدلکر خچر

الفاظ ہیں مختصر معانی بے مر

گاندھی و سیل اور بوس و ٹیگور | دنیا میں کم و بیش ہیں چاروں مشہور

[۱] پردہ کی ضرورت و عدم ضرورت پر اخبارات میں مضامین بہت نکلے، دلیلیں یا جدلی و خطابی تھیں یا شعری و سفسطی، میں دیکھتا رہا کہ بی بی پیام نہیں تھا دخل کیا دیتا۔ ناموسِ اکبر کا فیضان جاری ہے کیا اہلِ نظر اس نئی فطری و برہانی دلیل کی روشنی میں نفسیاتی اخلاقی تمدنی معاشرتی عمرانی اور اقتصادی شعبوں کے عمل اور ردِ عمل اور ان کے باہمی پیچ در پیچ تعلقات پر ایک نظر ڈالیں

پچھلے دونوں بہت جیئنگے لیکن | شاعر کی حیات ہوگی ممتاز ضرور
ہے فیض سے زندگی کا رقبہ معمور

ہیں ہوش ربا حضرتِ باطنؔ کے کمال | ہر مظہر خود جمال خود ضدِّ جمال
ہر لحظہ ہے دل کو حسن کا شوقِ وصال | اور ظاہر و باطن کے قویٰ ہیں دلاّل
تفصیلِ نظامِ کُن کا یہ ہے اِجمال

آنے والی ہے موت سب کو ہے یقیں | بحث اس میں ہے وقت ہے معیّن کہ نہیں
دہری اسے مانتا ہے مومن اس کو | صوفی کرتا ہے وقت کی بھی تعئیں
رائے کہ نہاں بود ہمن است ہمیں

طالع حمَلَم بود و مہ در سرطاں | در سنبلہ تیر راست با مہر قراں
برجیس بہ قوس و زہرہ اندر میزاں | تو ہے دلو اندراس و ترک دہقاں
شکر یزداں کنم عیاں را چہ بیاں

اردو کرتی ہے و مبدم شکر اِللہ | کہتی ہے کہ آیۂ فحدِّث ہے گواہ
سلطانِ علوم ہے مرا شاہنشاہ | اور ہے شاعر مرا حقائق آگاہ
مدراس ہے اب ہند کا قبلہ واللہ

شاطر ہے خداؑ گواہ شاہد ہیں نبیؐ　　ایسا نہیں شاہ اس زمانے میں کوئی
جس سے بزبانِ حال ہو عرض مری　　لے لے مری عمرِ رفتہ دے دے اپنی
رحمنؒ کے احسان کی یہ ہے مستی　　شرمندہ ہے شاطری سے خود شانِ کئی

دل میں مرے نورِ معرفت ہو پیدا　　امراضِ جسم و جاں سے حاصل ہو شفا
دارین میں سرخرو رہوں اور سرسبزا　　معصومہؑ دعا ہو شہیدین دعا

سقراط کو اللہ اللہ معلوم نہ تھا　　کیا چیز ہے خودکشی شہادت ہے کیا
بے ہادیِ وحی نار کو سمجھا نورا　　شاطر ہے غلام خامسؑ آلِ عبا

غالب گو اپنے رنگ میں ہے یکتا　　گو اس کا کلام سحر ہے بابل کا
اعجاز الہام وہ کہاں سے لاتا　　شاطر یہ ہے لطفِ خاصِ غوثؒ و زہراؑ

رکھی مرے سر پہ تو نے اپنی کفِ پا　　مرقد میں قدم کو تیرے میں نے چوما
پابوس کا خواب میں بھی اعزاز ملا　　مجھ سا بندہ ہو اور تجھ سا آقا

گر نفس کو جانا تو خداؑ کو جانا　　بھولا جو خداؑ کو نفس کو بھی بھولا
ہے قیدِ خودی خوف و غم و روسیہی　　یوسف ہے تو زنداں سے نکل تخت پہ آ

جز نقلِ خطِ جبیں عمل نامہ ہے کیا
پندارِ وجود نے خطا کار کیا
منسوب بحق ہیں قول و فعلِ عُرفا
اصحابِ کہف کا مقلب ہے خداؐ

بیگانۂ رشد، رشد کا ہے بیٹا
پورِ سینا نہیں ہے طورِ سینا
برعکس نہند نامِ زنگی کافور
رازی کے لقب کا راز کیوں اب سمجھا؟

وہ منفرجہ بن گیا جو حادّہ تھا
طفرہ جو کرے زاویہ حیرت ہے کیا
دیکھا نہیں کاربن کو سیّال کبھی
نابالغ پیر کو تو اکثر دیکھا

فرعون تجھے آنا نے مقہور کیا
منصورؔ اسی آنا سے منصور بنا
جبریلؑ بھی عشق ہے عزازیل بھی عشق
کیا رازِ شگرف مجھ سے صنعاں نے کہا

وہ چشمِ ظہور یہ سویدائے خفا
وہ سب سے بڑا اور یہ سب سے چھوٹا
ایٹم ہے اِدھر شمس اُدھر بیچ میں میں
اطراف کی قسمت میں خودی ہے نہ خداؐ

شاطر سے یہ سیّارۂ اُو نے پوچھا
کیا یاں بھی نہ ہوگا کوئی تجھ سا پیدا
بے ساختہ اس نے کہا جا ہے جو خداؐ
ہر ذرۂ کائنات ہو شاطر زا

پیری و مرض درد ہیں اور موت دوا
آسیؔ اِس کو کہو تو وہ ہیں سوڈا

شر سے شر مل کے خیر بن جاتا ہے | ہیں سبقتِ رحمت کے کرشمے کیا کیا

دہری بیشک ہے عقل کا تو پتلا | اک آن میں راز دہر کا کھول دیا
کیا کچھ بھی نہیں مادہ و جنبش کے سوا ؟ | کمبخت یہ حق و حُسن و نیکی ہیں کیا ؟

پیدائش زندگی فنا اور بقا | چاروں کے واسطے ضروری ہے خداؑ
شاکر کے دل و دماغ کا ہے فتویٰ | انسان کی فطرت پہ ہے مذہب کی بنا

دریا سے نمک نکالنا ہے جھگڑا | دولت کی تلاش میں سر اپنا نہ کھپا
سعیِ بے سود میں جو آتا ہو مزا | اُس پارے میں ہے ریڈیم اور سونا

دنیا والوں کی جانتا ہوں عادت | مرجانے کے بعد کرتے ہیں یہ عزّت
ڈھارس مجھے دے رہے ہیں اللہ رے ہیں | عیسیٰؑ و حسینؓ کی ہے کیسی شفقت

کچھ لوگ ثناگر ہیں ترے ابنِ سعود | کچھ لوگ سمجھتے ہیں تجھے نامسعود
کیا ہے توحید پوچھ بو یحییٰؒ سے | ہو ہادمِ لذّات کا جس وقت ورود

فانی اوثان کا تھا قاروں عابد | مجنوں تھا حسنِ عارضی کا ساجد
دونوں کے غلام ہیں جہاں میں لاکھوں | ہے ربّ مرا رحمٰنؒ و جمیلؑ و واجدؒ

موسیٰ کرتے ہیں برخ سے استمداد | بر آتی ہے آصف سے سلیمانؑ کی مراد
معلوم ہے بددعائے بلعم کا اثر | اس عین میں کچھ خاص نہیں استعداد؟

جب صفر کی قوت کو پہنچتے ہیں عدد | کھو دیتے ہیں فرقِ نسبتی بن کے احد
تمثیل سے بھی درست ہے استدلال | شاطرؔ نے نیستی سے لے تو بھی مدد

شاعر تھے انبیا صحابہ شاعر | تھے فنِ شعر میں ائمہؑ ماہر
اللہ کے سیکڑوں ولی شاعر تھے | شاعر تھے جنابِ شیخ عبد القادرؓ

ہر عہد نے تسلیم کیا اس کا وقار | شاعر کے فضائل میں ہیں اخبار آثار
ہر سورہ کا سرنامہ ہے اک مصرعِ تیز | اللہ رے معراجِ سخن کا اظہار

اعجاز ہیں ارتقا کے کس سے ظاہر | جبریلؑ سے پوچھ کیا ہے اصلی شاعر
مانی۔ سقراط۔ باربد۔ خسرو۔ قیس | اس کو دعویٰ نہیں کہ میں ہوں شاطر

ہے دامِ ہوا و حرص میں نفس اسیر | اسرارِ حیات سے ہے جاہل بے پیر
امراض ہیں تخمہ ابتر اور استسقا | کافی ہیں دمِ آب و لبِ نانِ شعیر

زالِ دنیا کی خوب دیکھی تصویر | کیا سرد ہے اب دل پہ مرے وہ بے پیر

اکلیلِ جم بھی کاسۂ سائل ہے | اُگیا رات تھی کیا خواب تھا اور کیا تعبیر!

دہریست جگر فگار از دہرۂ دہر | در ساغرِ او ریختہ شد زہرۂ زہر
از نشۂ نشاتین اوراچہ نشاط | لیبرامی ہا بہانۂ بہرۂ بہر

کہتا ہے عطارد نہیں کھلتا یہ راز | کیوں چرخِ اثیر کو زمیں پر ہے ناز؟
شاید اب بھی وہاں ہے کوئی شاعر | صاحب الہام اور صاحب اعجاز

رحمٰنؒ کی نعمتوں سے پُر ہے آفاق | ہر چیز میں حُسن ہیں ہے چشمِ مشتاق
جنت یُلاق اور دوزخ قِشلاق | اللہ رے دلدادۂ رحمت کا مذاق

آتا نہیں واللہ بلانے سے عشق | جاتا نہیں زنہار چلانے سے عشق
کہتی ہے عقل ہے یہ کیسا بدمست | رکتا ہے نہ آنے سے نہ جانے سے عشق

وہ درد جو تھا بتولؓ کو بعدِ رسولؐ | وہ داغ علیؓ کو دے گئی تھیں جو بتولؓ
صدقہ دونوں کا مجھ کو دل دے یا رب | وارثِ امانت ہے ظلوم اور جہول

سائنس کی فکر میں ہے گرگٹ کا حال | منطق ہے فلسفی کی مکڑی کا جال
اڈنگٹن بھی ہے اب قیامت کا مقر | سمجھا ہے اسکو 'انٹراپی' کا مآل

شاطر سے سنو عشق و ہوس کی تمثیل | یہ آتشِ نمرود وہ گلزارِ خلیلؑ
گوسالۂ سامری ہو کیونکر وہ طفل | تھی جس کی زباں عصمتِ یوسفؑ کی دلیل

ہر دم ہے تجلیاتِ اسماء کا نزول | لیکن کوئی مستعد بھی ہو بہرِ قبول
پیدا ہوئی جب زمین میں استعداد | الشاطر میں کیا روحِ عطارد نے حلول

اسما کو ظہور میں تعطّل ہے محال | یعنی متجدد ہیں دمادم امثال
مغرب پہ کوانٹم تھیوری سے کھلا | اِشراقِ جہاں نمائے صوفی کا حال

باطل ہے اتحاد باطل ہے حلول | حق کیلئے ثابت ہیں تجلّی و نزول
والشمس کی میں کھا کے قسم کہتا ہوں | قرآن سے ماخوذ ہیں صوفی کے اصول

ایتھر میں خلا نہو تو حرکت ہے محال | معدوم ہو 'ایتھر' تو ہے باقی اِشکال
ہم دیکھتے بھی ہیں آنکھ بھی ہے محفوظ | اس راز کو سمجھے عقل کی کیا ہے مجال

سچ ہے کہ نہیں سنّتِ حق میں تبدیل | مانا کہ مظاہر میں ہے ربطِ تعلیل
گھٹتا بھی ہے بڑھتا بھی ہے سردی سے آب | فطرت کے قوانین کی کیا ہو تشکیل

بشگافتہ سینۂ قلم نوکِ حسام | سجادہ زبر جبیں ربودہ بہرام

نیشِ عقرب کمانِ زوریں بشکست | ماہی را اگر برہ در آوردہ بدام

برقی ذرّات صورتِ دل تھے تپاں | یعنی تھی جستجو ہے کمالِ انساں
اعدادِ محمدؐ اور عناصر ہیں ایک | یعنی ہے وہی مقصدِ تخلیقِ جہاں

کالج کا نہ مدرسہ کا ہے کچھ احساں | پھر بھی ہوں مغزِ فقہ و جانِ عرفاں
فہمِ امّ الکتاب اور ہیچ مداں ! | اُمّی کا معجزہ ہے عبدالرحمٰن

کسطرح سلامت رہیں نفس و دل و جاں | جہل و شہوت کے دام میں ہے انساں
دامن کو نبیؐ کے تھام امن ہے یہی | معصوم سے دور ہیں خطا و نسیاں

معدوم ہے شاطرؔ اور موجود ہوں میں | مشہود ہوں مقصود ہوں معبود ہوں میں
میں علم ہوں میں حیات میں قدرت ہوں | میں عشق ہوں میں حسن ہوں اور جود ہوں میں

ابّ ہے یہ فزکس اور ریاضی کا بیاں | محصور نہیں گو متناہی ہے مکاں
ہے کوئی جو امریکہ و یورپ سے کہے | شاطرؔ سے سنو رازِ مکاں سرِّ زماں

مخدوم کو خادم پہ نہیں فوق نہیں | ہیں اس کے مصدّق آسمان اور زمیں
کیا یوسفؑ و داؤدؑ نہیں حاملِ وحی؟ | کیا شاہِ رسلؐ نہیں خدیجہ کا امیں؟

ہے موت سے بے خبر جو انسان نہیں
بے بہرہ ہے وحی سے جسے کان نہیں
آئینۂ نیستی کا سیماب ہے عشق
جس ذرہ کو دل نہیں اُسے جان نہیں

اے ختمِ رسل فداک اُمّی وابی
تو سب سے بڑا مظہرِ اسمِ ہادی
کس نے پائی ہے یہ فضیلت تیری
تیرے دریوزہ گر کروروں ہیں ولی

انسان سے بڑھکر نہیں محتاج کوئی
محتاجِ تعال وتصاحب ہے یہی
محتاجِ اساتذہ ہے محتاجِ نبی
ظاہر ہے کہ طفلی میں ہے محتاجِ ولی

اے آئنہ آزری بھی تیری دیکھی
اب دیکھ رہے ہیں شانِ ابراہیمی
برنائی و پیری پہ ہے منّت تیری
تو خوابِ ناز تو اذانِ سحری

اعیان کی قابلیتیں ہیں مخفی
اور ہے صحبت میں شانِ مقناطیسی
ہیں مریمؑ و جبریلؑ روان و دانش
ہاروت و زہرہ نفس اور چالاکی

عاشق سے جدائی ہو عزت ہے یہی
معشوق سے صحبت رہے راحت ہے یہی
دونوں رہیں تیرے ساتھ جنت ہے یہی
دونوں کا فراق بس قیامت ہے یہی

فکر و حیرت پہ فلسفہ ہے مبنی
سائنس قیاس و تجربہ سے ناشی

اسلام روایت و درایت کا طور | احساں عشق و یقیں کا شورِ ازلی

منکر کو بھی مومن کو بھی ہیں رنج و خوشی | یہ صبر و شکر اور وہ فکر و شیشی
دونوں کو اجل کھینچ رہی ہے ہردم | خوف اُس کا اچھل رہا ہے امید اِسکی

فرتابِ خیال

ناظم ہیں سیکڑوں ہزاروں نقال | یہ سنگ ہیں وہ عقیق یاقوت اور لال
ہر عصر میں ہر شہر میں شاعر کا ہے کال | یہ کیوں نہو جب دہر میں ہے قحطِ رجال
شاعر ہے جو ہو شعور سے مالا مال | جس سے روح القدس کے ظاہر ہوں کمال
محسوس ہو جسکو نبضِ فطرت کی چال | آئینہ ہو حالِ ماضی و استقبال
ابداعِ معانی میں ہے شاعر کو کمال | شاگرد بدیع کا ہے وہ فرخ فال
شاعر کا دم بہارِ فردوس جمال | شاعر کا قلم نشترِ قیفالِ خیال
شاعر کی زبان موجۂ آبِ لآل | شاعر کا بیان حکمت و سحرِ حلال
احساس ادراک دُنوں ہیں مستِ نوال | شاعر ہے نگیسا دمِ زرتشت مقال
نفعِ حکماء وعدہ بہ پیغامِ خیال | فیضِ شعرا بوسہ بہ ہنگامِ وصال
کیا خوب کہی طبیب و شاعر کی مثال | یہ کو وہ نور ہے وہ انجن کا زغال
سلطان کو ظاہری حکومت کچھ سال | شاعر کو علی الدوام تسخیرِ رجال
شاعر کو کیمیا کے فن میں ہے کمال | شاعر کی سیمیا ہے حیرت تمثال

زورِ پرِ جبریلؑ ہے شاعر کا خیال
اک آن اسکی نہ نور کے لاکھوں سال

شاعر کے قلم میں فتنۂ حشر کی چال
شاعر کا نفس دمِ مسیحاؑ کا ہمال

رومیؒ کی نَے سے پوچھ شاعر کا حال
شاعر کا قال خونِ منصورؒ سے لال

دل میں عشق اور زبان پر استدلال
ابنِ عباسؓ کے ہے جامہ میں بلالؓ

شاعر کی نظر میں ہیچ ہیں مال و منال
دنیا نظر آتی ہے اسے وہم و خیال

اللہ رے شانِ ہمت و استقلال
ہوتا نہیں وہ تیغ کے آگے بھی ہلال

خودداریِ شرک سوز ہے اس کا کمال
کیا ظلم ہے اسکو کبر سمجھیں جہال

بخل و طمع و رشک نہیں اس کے خصال
کملی اس کی ہے اطلسِ چرخ کی شال

شاعر کا شعار ہے خلوصِ اعمال
شاعر کا دثار ہے اگر صدقِ مقال

الیاسؑ و خضرؑ کا ہے شاعر ہم سال
فیضِ جاری کو اسکے کیا خوفِ زوال

شاعر کی نگاہ ہے زلیخا کا خیال
شاعر کا قلب ذروۂ طورِ جلال

تسخیرِ دل و دماغ شاعر کا کمال
ہے جدتؔ ذوق و نفع سے مالامال

کرتی ہے اسکو حکمتِ حق ارسال
لاتا ہے نیا پیامِ عقلِ فعّال

اردو شاعر ہیں دس بفضلِ فضّال
ہیں جن میں پانچ فائزِ عرشِ کمال

آفعل فاعل فعیل فاعل اِفعال
باقی ہیں میم شین حامیم اور دال

کہتا ہوں کبھی خوف میں تو ربؒ ہے مرا
مایوس ہوا تو تیر! انکار کیا
پی لی تھوڑی سی جب تو منصورؒ بنا

گر وجد میں ہے زباں پہ میں رب ہوں ترا
غالب ہوئی کبر یزی تو لا ادری تھا
خالی ہوا خم تو ہو کا نعرہ مارا

کیا گن مجھ کو دیکھے لیتا ہے مرا

تمت

OSMANIA UNIVERSITY COLLEGE LIBRARY.

(1) Books drawn from the Library by Fellows, Members of the Faculties, Members of the University College Staff may be retained not longer than *one month.*

(2) Students of Intermediate, B.A., M.A. (or LL.B.) classes cannot draw more than two, three and five volumes respectively. They may be retained not longer than *two weeks.*

(3) Books may be renewed at the discretion of the Librarian if they are not demanded by any other borrower or needed in the library building.

(4) No book will be reissued unless actually brought to the library.

(5) A fine of *one anna will be charged each day for each volume that is over due.* The borrower's card will be withheld till the payment of the fine.

(6) Borrowers will be held strict[illegible] responsible for the loss or injur[illegible] any volume while in their poss[illegible]

(7) No mark either in[illegible] in ink should be made[illegible] part of the book.

(8) No ref[illegible] will be [illegible]

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ ... کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے

مجالس تعلیمات و نظامت ... ایک ماہ تک اپنے پاس ... اور ...

۲- اساتذہ ... دس کتابیں ایک ماہ تک ... ایم اے ... بی ... تحقیقاتی ... سے

اور ... دار الترجمہ ... شدہ دو کتابیں ... ال ال بی ... رکھ سکیں گے

۳- طلبائے ... ایم اے ... ال ال بی ... اپنے پاس رکھ ... کتاب

کے طلبہ تین کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس ... ہوں تو طلبہ سے ...

طلبہ پانچ کتابیں ... مقررہ پر کتابیں واپس نہ ... لیا جائیگا

۴- مدت مقررہ پر کتاب واپس نہ کی جائیگی ... ایک آنہ یومیہ فی کتاب ...

۵- بشرط موقع کتابیں ... کتاب کا لانا لازم ہے

یہ کتب خانہ میں کتاب ... ذمہ داری

۶- کتابیں اگر گم یا خراب ہو جائیں تو ... ایک پیسہ

عائد ہوگی

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان ... ادا ...

لگایا جائے

۸- قلمی نسخے اور ... جاری نہ کیے جا سکیں گے